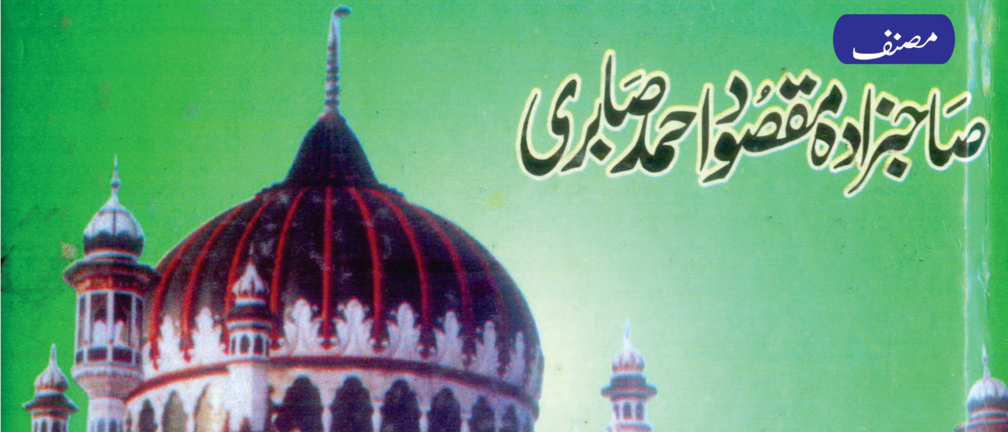
وظیفہ خداوندی

مصنف

صاحبزادہ مقصود احمد صابری



ناشر

مکتبہ صابریہ، غوث اعظم روڈ، راولپنڈی

نَحْمَدُ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ o اَمَّابَعْدُ o فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْ اتَسْلِیْمًا ط

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔

پہلا باب ☆ حضرات گرامی حق تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات صادر فرمائے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سے انبیائے اکرام کی تعریفیں وتوصیفیں بھی بیان فرمائی اور ان کے بہت سے اعزاز واکرام بھی بیان فرمائے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اے فرشتو آدم کو سجدہ کرو لیکن کسی کے اعزاز میں یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ کام کرو کیونکہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں مگر فخر نبی نوع انسان فخر دو عالم سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی باری آئی تو رب کائنات نے فرمایا کہ میں خدا بھی اور میرے فرشتے بھی اپنے نبی پر درود پاک پڑھتے ہیں لہٰذا اے ایمان والو تم بھی نبی پاک ﷺ پر درود اور خوب سلام پڑھا کرو۔

اب اس سے بڑھ کر کیا مرتبہ اور فضیلت ہو گی کہ خود اس عمل میں خدا اور اس کے برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ مومنین کی بھی شرکت ہے اور عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ کا آغاز لفظ انَّ سے کیا گیا ہے اور لفظ انَّ نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے یعنی اے مومنو تم بھی یہ کام ضرور کیا کرو رب کائنات کی ذات ایسی ذات ہے جس کو فنا نہیں ہے جب تک رب کائنات کی ذات ہے درود وسلام کا سلسلہ جاری

رہے گا۔رہی فرشتوں کی ذات تو فرشتے بھی ہر وقت نبی پاک ﷺ کی ذات پر درودو سلام کے نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں اورتا قیامت یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ اور ستر ہزار فرشتے تو جماعت کی صورت میں ہر روز دربار مصطفی ﷺ پر وظیفہ خدا کا ذکر کرتے رہیں گے۔

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمیں پر اتر کر حضور پرنور ﷺ کے مزار پرانوار کا طواف کرتے ہیں حتیٰ کہ اپنے بازوؤں سے مزار پرانوار کو ڈھانپ لیتے ہیں اور مزار شریف کو اپنے جلو میں لے کر درود شریف پڑھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے ترقی کمالات کے طالب رہتے ہیں اور شام تک ان کا یہی معمول رہتا ہے اس کے بعد فرشتوں کی یہ جماعت آسمان پر چلی جاتی ہے اور فرشتوں کی دوسری جماعت آتی ہے جو صبح تک اسی طرح مشغول رہتی ہے اور یہی سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا۔ پھر جب قیامت برپا ہوگی تو پھر نبی غیب دان ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں مزار پرانوار سے باہر تشریف لائیں گے۔ جواہر البحار، ج دوم، ص 614

"دوسرا باب"

☆درود پاک پڑھنے والے کیلئے انعام واکرام☆

امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا **من صلی علی واحدۃً صلی اللہ علیہ عشرا** جس نے

مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے ایک اور مقام پر یہ حدیث اضافی الفاظ کے ساتھ درج ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔

2 ☆ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

3 ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اور وہ قبول ہو جائے تو اس مسلمان کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

4 ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

5 ☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ہر روز 100 مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا اس کی 100 حاجتیں پوری کی جائیں گی تمیں دنیا کی باقی آخرت کی۔

6 ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے ہولناکی اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پاوے گا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔

7 ☆ حضرت ابوحفص شامی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔

8 ☆ طبرانی نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے شام کو دس مرتبہ درود بھیجے قیامت کے روز اس کیلئے میری شفاعت ہوگی۔

9 ☆ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا تو جب تک وہ درود شریف میں مشغول رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اس میں وہ کچھ کمی کرے یا زیادتی۔

10 ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے طہارت ہے۔

11 ☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہو جاتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال پاک کے بعد بھی تو حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وصال کے بعد بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہے **فنبی اللہ حی**

یرزق اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہے بلکہ قبر میں ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔

نسائی ج اول، صفحہ 425، تبلیغی نصاب صفحہ 718

12 ☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو۔ (نسائی شریف)

13 ☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت جبرائیل سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا اس پر رحمت نازل کروں گا۔ اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ بشارت سن کر سجدہ شکر ادا کیا۔ (مستدرک)

14 ☆ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتہ اس درود کو لے کر میرے پاس پہنچتا ہے اور اس شخص کا نام لے کر کہتا ہے یا رسول اللہ ﷺ فلاں امتی ان الفاظ میں آپ پر درود بھیجتا ہے۔ (معارج)

15 ☆ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس درود کی برکت سے ایک بہت بڑا فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے وہ فرشتہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ یا اللہ جب تک یہ بندہ آپ کے نبی پر درود پڑھتا رہے گا آپ اس پر رحمت نازل فرماتے رہیں۔ (معارج)

16 ☆ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں 100 مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ موکل کر دیا جاتا ہے

جو مرنے کے وقت اس کے پاس جنت کی بشارت کا تحفہ لے کر اس طرح آتا ہے کہ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے پاس ہدیہ لے کر جاتے ہو۔

17 ☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ تین دن تک اس بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو۔

18 ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں معلق رہتی ہیں جب تک نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔(طبرانی)

19 ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک اپنے نبی پر درود نہ پڑھو دعا آسمان پر نہیں جاتی۔(ترمذی)

20 ☆ حضرت خضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی نماز کے بعد اس نے کہا(**اللھم اغفرلی وارحمنی**) حضور اکرم ﷺ بھی ہمارے درمیان تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے نمازی تو نے دعا میں بہت جلدی کی تجھ کو چاہیے تھا کہ پہلے خدا کی حمد بیان کرتا پھر مجھ پر درود پڑھتا اور پھر دعا کرتا یہ سن کر وہ شخص فوراً اٹھا اس نے دوبارہ نماز پڑھی نماز کے بعد خدا کی حمد بیان کی بعد درود پڑھا حضور ﷺ نے فرمایا اے نمازی اب دعا کر قبول ہوگی۔(مشکوۃ)

21 ☆ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم ﷺ سے آیت(**ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی**) کی تفسیر دریافت کر رہے تھے آپ نے اس کی تفسیر بیان کرتے

ہوئے فرمایا کہ میں تم کو ایک خاص بات بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کیئے ہیں جب کوئی بندہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ فرشتے اس کی مغفرت کیلئے دعا کرتے ہیں ان فرشتوں کی دعا پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب کوئی بندہ مجھ پر میرا ذکر سن کر درود نہیں پڑھتا تو یہ دونوں فرشتے اس کیلئے بد دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کی بد دعا پر آمین کہتے ہیں۔(درمنثور)

بہت سی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ درود شریف وہ عبادت و ذکر ہے کہ جس کو پڑھنے سے مومنین کے درجات بلند ہوتے ہیں اور خطائیں معاف ہوتی ہیں اور نیکیاں اور نامہ اعمال میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی درود شریف اگر صدق دل سے پڑھا جائے تو سرکار مدینہ علیہ السلام کی شفاعت کا حقدار ہو جاتا ہے بلکہ اس مومن کو سرکار کا جمال جہاں آراء بھی نصیب ہو جاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر روشن رات روشن دن یعنی جمعہ کے روز درود پڑھا کرو اس لئے کہ جب تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو میں تمہارے لئے استغفار اور دعا کرتا ہوں ایک اور حدیث میں ہے کہ سرکار نے فرمایا کہ میں درود و سلام پیش کرنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بھی ثابت ہوا کہ سرکار ہمارا درود و سلام خود سنتے ہیں اور ہمارے واسطے خدا کی بارگاہ میں استغفار اور دعا بھی کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سرکار اپنے مزار پر انوار میں زندہ ہیں بلکہ تمام انبیائے کرام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں اور **فنبی اللّٰہ حیی یرزق** سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبیوں کو خدا کی طرف سے رزق بھی دیا جاتا ہے بلکہ صالحین کاملین اولیائے کرام کو بھی یہ حیات اور رزق ملتا ہے

جو کہ سب صدقہ ہے ذات محمد مصطفیٰ ﷺ کا

اعلیٰ حضرت نے فرمایا

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

''تیسرا باب''

درود نہ پڑھنے والوں پر وعید و مذمت بزبان نبی ﷺ

1 ☆ جیسا کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے والے کو انعام و اکرام رب ذوالجلال اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے عطاء ہونے کے بارے میں احادیث مبارکہ شاہد ہیں اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے والوں کے بارے میں احادیث مبارکہ میں حکم آیا ہے اس لئے کہ ہر وہ عمل جس کا ثواب بلند تر اور کامل تر ہو اتنا ہی اس کا ترک کرنا قبیح تر مذموم تر ہوگا اور اس پر عتاب شدید تر اور قوی تر ہوگا۔

جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا **ان البخیل کل البخیل** بے شک وہ تمام بخیلوں سے بد تر بخیل ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(ذادالسعید صفحہ 5، مدراج نبوت، ج اول، صفحہ 578)

بخیل عرف عام میں اسے کہتے ہیں کہ جو مال کو خرچ کرنے اور اس کے استعمال کرنے

میں خست برتے لیکن سب سے سخت تر اور بدترین وہ بخیل ہے جس کے سامنے ذکر سرکار کیا جاوے اور وہ درود نہ پڑھے ان نعمتوں کے شکرانے میں جو اسے سرکار کے صدقے میں ملیں ان کے شکر بجالانے میں اپنا وقت خرچ نہ کرے اور زبان استعمال نہ کرے کیونکہ اس کا اجر وثواب مال کے خرچ کرنے اور غلام آزاد کرنے سے بہت زیادہ عظیم اور وافر تر ہے اور اس سے زیادہ آسان ہے۔

2 ☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے آگے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے یقیناً اس نے جنت کی راہ بھلا دی۔

3 ☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے پہلے برخاست کردی گئی تو ان پر قیامت تک حسرت رہے گی۔

4 ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اسی مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس قیامت کے دن ان پر ایک وبال ہو گی اللہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کو معاف کرے یا عذاب دے۔

زادالسعید اشرف علی تھانوی صفحہ 4، مدارج النبوۃ ج اول صفحہ 756، تبلیغی نصاب صفحہ 756

5 ☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف)

6 ☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور مجھ پر درود پڑھے بغیر اس مجلس سے اٹھ گئی تو وہ ایک بدبو دار مردار پر سے اٹھی یا ایک مرے ہوئے گدھے کی لاش پر سے اٹھی۔ (درمنثور)

7 ☆ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور حضور پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور حضور سے محبت کرنا اللہ کی راہ پر جہاد سے افضل ہے۔ (درمنثور)

''باب چہارم''

(آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ کے متعلق چند اشارات ونکات)

قرآن پاک میں انبیاء اکرام علیہم السلام کی فضیلت کا مختلف الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ فرمایا گیا اور کہیں حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری کا ذکر کیا گیا ہے حضرت ادریس علیہ السلام کے علو مرتبت اور رافع درجات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا(اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا وَّ رَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا) ترجمہ= بے شک وہ پاک باز نبی تھا جس کو ہم نے بہت بلند کر دیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دوستی کا ذکر ان الفاظ میں کیا (وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ط)o اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد کے لقب سے نوازا گیا حضرت ذکریا علیہ السلام کو اپنی عبدیت اور اولاد کی

بشارت سے سرفراز فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قوۃ، حکم، پاکیزگی، پرہیز گاری کے ممتاز القاب سے نوازا حضرت داؤد علیہ السلام کو مقدمات کا فہم دیا گیا حضرت ایوب علیہ السلام کو اصحاب قوۃ اور اصحاب بصیرۃ میں شمار فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام اور قرب کی عزت سے مشرف فرمایا اور شرح صدر سے نوازا حضرت ہارون علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت کا اعلان کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت دینی و دنیاوی اور ان کے تقرب کو سراہا گیا۔

حضرات محترم ☆ جس طرح مختلف انبیائے اکرام علیہم السلام کے مناقب و فضائل کا ذکر کیا گیا ہے خالق کائنات نے ہمارے پیارے نبی سرکار مدنی تاجدار رحمت دو عالم ﷺ کی شان و رفعت آپ کے جاہ و جلال آپ کی عزت و مرتبت اور قرب و حضوری کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

☆ ''شرکت رسمی و فعلی'' ☆

جس طرح اللہ تعالیٰ نے درود میں مومن مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا ہے اسی طرح بعض اور مقامات پر بھی مسلمانوں کا نام لے کر عزت افزائی فرمائی ہے اگرچہ ہمیں خوش قسمتی سے حق تعالیٰ کے اسمائے جلیلہ میں سے ایک نام کے ساتھ بھی شرکت حاصل ہے ایمان والوں کو قرآن میں جابجا **ایها الذین آمنو** کے اعزازی لقب سے یاد فرمایا جس کی وجہ سے ہمارا نام مومن ہے اسی طرح حق تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک مومن بھی ہے (**الملک القدوس السلام المومن**) بادشاہ بہت

پاکی جملہ عیوب سے محفوظ امن دینے والا اگرچہ اس مومن اور اس مومن میں فرق ہے ہم کو مومن اس لئے کہا گیا ہے کہ ہم ملت اسلامیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور خداوند قدوس کو مومن اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ ہر خوف زدہ کو امن عطا فرماتا ہے لیکن بحر حال نام میں شرکت ضرور ہے۔

یہ ایک نکتہ اور لطیفہ کی بات ہے جو عرض کی گئی ہے اور اس امر پر عرض کی گئی کہ دنیا کے بادشاہ اور حکمران بھی اپنے ہمنام کی خاص رعایت کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ تو ارحم الرحمین ہے ان سے کیا بعید ہے کہ اپنے ہمناموں کو خاص رعایت اور خصوصی توجہ کے ساتھ سرفراز فرمائیں اور فرمایا کہ یہ کام میں اور میرے فرشتے سرانجام دیتے ہیں۔ مومنوں کو حکم ہوتا ہے کہ تم بھی اس مبارک کام میں میرے شریک ہو جاؤ اور دین و دنیا کے محتم اعظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احسان کا حق اس طرح ادا کیا کرو کہ ان کی ذات گرامی پر تم بکثرت درود و سلام بھیجا کرو مومنوں کی اس سے بڑھ کر کیا خوش قسمتی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے ساتھ ایک فعل میں شریک کر لیا۔ اور اس شرکت اسمی اور درود شریف کی شرکت فعلی کے علاوہ اللہ کریم نے ان مواقع پر اپنے ساتھ ایمان والوں کا تذکرہ فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

نمبر 1 ☆ اطاعت : اَطِیْعُوْ اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْ الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

ترجمہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا فرمان مانو اور عادل بادشاہ جو مسلمان ہو اس کی اطاعت کرو۔

نمبر 2 ☆ ولایت :۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا تمہارا دوست مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول اور مومنین۔

نمبر 3 ☆عزت:۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَo

ترجمہ=عزت اللہ کیلئے ہے اور اس کے رسول کیلئے اور مومنوں کیلئے

نمبر 4 ☆توحید:۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِo

اللہ تعالٰی اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ واحدہٗ لاشریک ہے اور اس بات پر فرشتے بھی گواہ ہیں اور امت مسلمہ کے علماء (یعنی اہل علم حضرات)

نمبر 5 ☆انجام کا انتظار:۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

ان منافقین سے کہہ دیجئے کہ جو تمہارا جی چاہے وہ کرو تمہارا انجام جو ہوگا اس کو اللہ تعالٰی بھی دیکھے گا اور اس کا رسول بھی اور ایمان والے بھی۔

نمبر 6 ☆رفاقت وحمایت:۔ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک اللہ تعالٰی اپنے رسول کا حمایتی ہے اور جبریل اور نیک مومن مسلمان اس کے دوست ہیں۔

حضرات محترم☆ ان آیات میں رب کائنات نے اپنے ساتھ ملائکہ رسولوں جبریل اور مومنین کا تذکرہ فرما کر ان کی عزت افزائی فرمائی ہے اور اسی طرح صلوٰۃ و سلام میں ان کو شامل فرما کر ان کا اعزاز بڑھایا ہے بعض علماء سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کیلئے جب ملائکہ کو سجدے کا حکم دیا گیا یعنی حلف وفاداری کا حکم دیا گیا ارشاد ہوا کہ آدم کے سامنے حلف وفاداری اٹھاؤ تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید ان سے بڑھ کر کوئی نبی ذی المرتبت نہ ہوگا حق تعالٰی نے اس لئے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم علیہ

السلام کوتو صرف ایک بار سجدہ کیا تھا لیکن نبی آخر الزمان ﷺ پر میں ہمیشہ رحمت اور درود بھیجتا ہوں اور تمہیں بھی حکم دیتا ہوں کہ اس نبی ﷺ پر درود اور سلام بھیجو۔

''پانچواں باب'' ☆درود بھیجنے والوں کو انعام☆

صاحب زہرۃ الریاض فرماتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین خلعت عطا ہوتے ہیں۔

نمبر 1 ☆رحمت:۔ **ھوالذی یصلی علیکم**۔اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے۔

نمبر 2 ☆سلام:۔ **سلام قولا من رب الرحیم**۔سلام ہے مومنین پر رب رحیم کی جانب سے۔

نمبر 3 ☆مہربانی:۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا o اللہ تعالیٰ مومنوں پر مہربان ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان بندوں کو خلعت انعام دیئے جاتے ہیں اسی طرح دربار رسالت ﷺ میں بھی تین انعام عطا ہوتے ہیں۔

نمبر 1 ☆صلوٰۃ:۔ **وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم**o اے نبی کریم ﷺ ان ایمان والوں کیلئے دعا کیجئے آپ کی دعا ان کیلئے موجب تسکین وطمانیت ہے۔

نمبر 2 ☆سلام:۔ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ oاور جب وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو اے نبی ﷺ ان پر سلام بھیجو۔

نمبر 3 ☆استغفار:۔وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ اے

نبی ﷺ اپنی امت کے مومن مرد اور عورتوں کے لئے بھی استغفار طلب کیا کیجئے۔

صاحب زہرۃ الریاض فرماتے ہیں کہ ان عطایات کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ فرشتوں کی طرف سے بھی مسلمانوں کو تین انعام حاصل ہوتے ہیں۔

نمبر 1 ☆ صلوٰۃ:۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

نمبر 2 ☆ سلام:۔ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فرشتے جنت میں مومنوں سے کہیں گے کہ تم نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں تم پر سلامتی ہو۔

نمبر 3 ☆ حفاظت:۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ o (رعد آیت 11) فرشتے بندہ مومن کے محافظ ہیں جو ہر جانب سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

''چھٹا باب''

ایک اہم مسئلہ کہ درود شریف افضل ہے یا ذکر الٰہی

علماء امت میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث رہا ہے کہ ذکر الٰہی اور درود شریف ان دونوں میں سے کونسی چیز افضل ہے خدا کا ذکر افضل ہے یا نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا افضل ہے اگرچہ اس مختصر رسالہ میں فریقین کے دلائل کی ضرورت نہیں لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو افضل خیال کرنے والوں کے دلائل قوی ہیں یہ حضرات فرماتے

ہیں کہ ذکرالٰہی کرنے والوں سے ذکر کا وعدہ ہے یعنی (فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ) تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا اگر چہ اس کا ذکر ہمارے ذکر سے اعلیٰ اور افضل ہے اس کی مجلس ہماری مجلس سے اعلیٰ اور افضل ہے جیسا کہ ایک حدیث پاک ہے کہ **ذکــــرتک فـی مـلاء خیـر منهم** میں تیرا ذکر ایسی جماعت اور مجلس میں کروں گا کہ جو تیری جماعت اور مجلس سے بہتر ہوگی ذکر کی اس خصوصیت کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ ایک دفعہ ذکر کرنے والوں کا دس دفعہ ذکر کیا جائے گا لیکن درود شریف پڑھنے والے کیلئے یہ موجود ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود شریف بھیجتا ہے۔

طبرانی کی روایت اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے اس اعتبار سے ایک دفعہ کے درود پڑھنے والے پر دس مرتبہ درود بھیجے اور ستر رحمتیں نازل فرمائے تو پھر ماننا پڑے گا کہ درود شریف کا مرتبہ ذکر سے افضل ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کا درود بھی ہمارے جیسا نہیں بلکہ ہزاروں درجے بہتر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف ایسی عبادت ہے جس کا ثواب بے حد وحساب ہے۔

''ساتواں باب''

درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کا ذکر کیوں

درود شریف کا مقصد تھا نبی آخر الزماں ﷺ پر درود بھیجنا لیکن درود کے جو الفاظ تعلیم

کئے گئے ہیں ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل کا ذکر(**کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم**) جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر درود بھیجا تھا اسی طرح ہمارے نبی ﷺ پر درود بھیجیں۔

نمبر1 ☆ اس میں ایک نکتہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی پاک ﷺ سے بڑی مناسبت ہے پہلی بات یہ کہ نبی پاک ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔دوسرا یہ کہ آپ کی شریعت ملت ابراہیمی سے بہت ملتی ہے(**مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمْ**) شریعت محمدیہ ﷺ تو ہمارے ابراہیم اوران کی ملت کا نام ہے اس مناسبت سے درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی اولاد کو شریک کیا گیا ہے۔

نمبر2 ☆ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ معراج شریف کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا تھا کہ اپنی امت کو میرا سلا کہہ دیجئے گا اس لئے آپ ﷺ کی امت کو حکم ہوا کہ تم بھی درودوسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کا نام لیا کرو۔

نمبر3 ☆ تیسرا نکتہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعا کی(**رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ**) اے رب اس بستی میں ایک رسول مبعوث فرما جو تیری آیتیں تلاوت کرے اور تیسری مخلوق کو برائیوں سے پاک کرے اور حکمت اور دانائی کی باتیں سکھائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

تو یوں سمجھنا چاہیے کہ اتنی بڑی نعمت ہم کو حضرت ابراہیم کی برکت اور دعا کی بدولت

حاصل ہوئی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جب ہم اپنے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی شریک کریں جن کی دعا سے یہ رحمت ہمیں نصیب ہوئی۔

نمبر 4 ☆ چوتھا نکتہ یہ ہے کہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تمام خاندان نے امت محمدیہ کے لئے دعا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ یا اللہ نبی آخر الزماں کی امت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس دعا پر حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام' حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آمین کہی پھر حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دعا کی یا اللہ نبی آخر الزمان ﷺ کی امت کی جو آزاد عورت اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس دعا پر تمام خاندان نے آمین کہی آخر میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دعا کی یا اللہ نبی آخر الزمان کی امت میں سے جو لونڈی باندی اس گھر کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اس دعا پر پھر خاندان کے تمام لوگوں نے آمین کہی۔

حضرات محترم ☆ خاندان ابراہیمی کا یہ ھدیہ چونکہ امت محمدیہ ﷺ کے حق میں پیش کیا گیا تھا اس لئے امت محمدیہ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ تم بھی اس ھدیہ کا عوض اور بدلہ خاندان ابراہیمی کی خدمت میں پیش کرو اور پانچوں وقت نمازوں میں حضرت

ابراہیم علیہ السلام اوران کے خاندان کا نام لیا کرو۔

نمبر 4 ☆ چوتھا نکتہ امت محمدیہ کوہدیہ کا بدلہ دینے کیلئے حکم کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان ابراہیمی کا وہ ہدیہ جو کعبہ کی تعمیر کے بعد امت محمدﷺ کو دعاؤں کی شکل میں پیش کیا گیا تھا قبول ہوگیا ورنہ اس کے بدلے کا حکم بھی نہ ہوتا کیونکہ اگر کوئی شخص کسی کا ہدیہ قبول ہی نہ کرے تو بدلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا امت محمدیہﷺ کو بدلے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ خاندان ابراہیمی کی وہ دعائیں جو کعبہ کی تعمیر کے وقت مانگی گئیں تھیں قبول ہوئیں۔

نمبر 5 ☆ پانچواں نکتہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہدیہ اور ہبہ کا عوض قبول کرنے سے قبل ہبہ کولوٹانے کا حق باقی رہتا ہے اگر چہ شافعی ہبہ کو قبل ازعوض واپس لوٹانے کے قائل نہیں لیکن حنفی حضرات اس کولوٹانے کے قائل ہیں تو گویا یہ مطلب ہوا کہ اگر امت محمدیہ کو عوض اور بدلہ کا حکم نہ ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کے خاندان کے لوگوں کو یہ حق باقی رہتا کہ وہ اپنے ہدیہ کو واپس کر لیتے یعنی جو دعائیں انہوں نے امت محمدیہ کے حق میں کی تھیں اس سے رجوع کر لیتے لیکن اب جبکہ امت محمدیہ کو ہبہ کے عوض کا حکم دیا گیا اور خاندان ابراہیمی دعاؤں کے بدلے میں پورے خاندان کو امت محمدیہ کے درود میں شریک کرلیا گیا تو ہدیہ اور ہبہ کے رجوع کا احتمال بھی جاتا رہا۔

نمبر 6 ☆ چھٹا نکتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو درود شریف میں شریک کرنے کا یہ ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لئے دعا کی تھی (وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ) آنے والی نسلوں میں ذکر خیر کے اور سچائی کے ساتھ جاری رکھ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول کر لی گئی اور امت محمدیہ جو کہ آخری امت ہے اس میں آپ کا ذکر جاری کیا گیا۔

''آٹھواں باب'' درود و سلام کے خاص مواقع

نمبر 1 ☆ نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی جب سنے یا زبان سے حضور ﷺ کا نام لے تو امام طحاوی کے نزدیک ہر بار درود پڑھنا واجب ہے لیکن مفتی قول یہ ہے کہ پہلی بار پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

نمبر 2 ☆ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے تو دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھے۔

نمبر 3 ☆ آذان کے بعد درود شریف پڑھے اور اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ کی دعا پڑھے۔

نمبر 4 ☆ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے تو دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھے۔

نمبر 5 ☆ جب کسی مجلس میں بیٹھے تو اٹھتے بیٹھتے وقت درود شریف پڑھے۔

نمبر 6 ☆ ابن ماجہ میں ہے کہ وضو کے وقت درود شریف نہ پڑھنے سے وضو ناقص ہوتا ہے یعنی ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

نمبر 7 ☆ مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ ﷺ پڑھنا مستحب ہے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اس سلام کے ساتھ یوں کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

نمبر 8 ☆ نبی کریم ﷺ کا نام بھی لکھتے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے بعض علمائے اکرام نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کتاب یا رسالہ لکھے تو بسم اللہ اور الحمد کے بعد درود شریف لکھے۔

نمبر 9 ☆ نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کرتے وقت درود شریف پڑھے۔

نمبر 10 ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو وہ بندہ بہت پسند ہے جو رات کے آخری حصہ میں چپکے سے اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے حمد کے بعد درود شریف پڑھتا ہے اور درود کے بعد قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

نمبر 11 ☆ گناہوں کو یاد کرتے وقت

نمبر 12 ☆ بلایا عام پریشانی کہ وقت

نمبر 13 ☆ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت مستحب ہے۔

نمبر 14 ☆ ماہ شعبان میں بھی درود شریف کی کثرت علماء نے مستحب کہا ہے۔

نمبر 15 ☆ بعض علماء کے نزدیک مصافحہ کرتے وقت بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

’’نواں باب‘‘ آداب درود شریف

نمبر 1 ☆ درود شریف پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ کپڑے اور بدن کو پاک وصاف رکھے۔

نمبر 2 ☆ بے وضو بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔

نمبر 3 ☆ جب حضور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھے تو ﷺ پورا درود لکھے اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرے ایک شخص کی عادت تھی کہ جب حدیث کی کتاب میں حضور ﷺ کا نام لکھتا تو کاغذ کی بچت کا خیال کرتے ہوئے آپ کے نام کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ کو ایسا مرض لگا کہ پورا ہاتھ گل گیا۔

نمبر 4 ☆ ایک شخص حضور ﷺ کے نام کے ساتھ صلی اللہ لکھتا مگر علیہ وسلم نہ لکھتا تھا اس نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اے شخص تو اپنی چالیس نیکیاں کیوں کم کرتا ہے اگر تو علیہ وسلم بھی لکھا کرے تو تیری چالیس نیکیاں بڑھ جائیں۔

نمبر 5 ☆ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء میں سکون کی ضرورت ہے اطمینان اور سکون کے ساتھ درود شریف پڑھنا چاہیے۔

''دسواں باب'' درود شریف کے متعلق چند حکایات

حکایت نمبر 1 ☆ حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حج کے موقع پر ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر اور حج کے ہر رکن کی ادائیگی پر نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھ رہا تھا حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حالت دیکھ کر اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے تو درود شریف پڑھنے کے علاوہ اور بھی کچھ پڑھنا جانتا ہے اس نے جواب میں میرا نام پوچھا جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت

سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں تو اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے زمانے کے کاملین میں سے نہ ہوتے تو میں اپنا راز کسی پر کبھی ظاہر نہ کرتا۔

اس نے کہا کہ واقعہ یہ کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ہمراہ حج کو گیا تو اتفاقاً میرے والد صاحب کا راستے میں ہی انتقال ہو گیا میں اپنے والد کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھا کہ اچانک اس کا چہرہ مسخ ہو گیا اپنے والد کی یہ حالت دیکھ کر میں اپنی مسافری اور مصیبت پر رونے لگا حالت گریہ میں مجھ پر کچھ غشی طاری ہو گئی میں نے دیکھا کہ ایک نہایت حسین و جمیل شخص جن کے کپڑے خوشبو سے معطر تھے میں نے اس سے پہلے کبھی ایسی صورت دیکھی نہ تھی اور نہ ایسی خوشبو سونگھی تھی یکا یک تشریف لائے اور میرے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھا کر چہرے پر ہاتھ پھیرا میں نے دیکھا کہ میرے والد کا چہرہ مثل آفتاب چمکنے لگا میں نے اس حالت میں اس عربی جوان کا دامن پکڑ کر کہا کہ اے آنے والے یہ تو بتایئے کہ آپ کا نام کیا ہے اور کہاں سے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ مجھے محمد بن عبداللہ ﷺ کہتے ہیں میں یہ سنتے ہی آپ کے دامن سے لپٹ گیا اور رو کے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ ﷺ نے اس دشت میں کیوں تکلیف فرمائی حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ اگر چہ فاسق و فاجر تھا لیکن مجھ پر ہر رات کو درود پڑھتا تھا جب مجھے اس کی مصیبت کی اطلاع ہوئی تو میں اس کے چہرے کی اصلاح کرنے یہاں آیا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے تو ارشاد فرمایا کہ ہر وقت مجھ پر درود پڑھا کر وہ نوجوان کہتا ہے کہ اے ابوسفیان جب

میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے والد کے چہرے کو چمکتا ہوا پایا اس دن سے میں نے درود شریف کو اپنا وظیفہ بنالیا ہے۔ (تبلیغی نصاب صفحہ 791)

حکایت نمبر 2 ☆ علامہ صفوری رحمۃ اللہ نزہتہ المجالس میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص ظالم بادشاہ سے ڈر کر بھاگا اور جنگل میں حضور ﷺ پر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر رب کائنات کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ میں تیرے حبیب ﷺ کے وسیلہ سے اس ظالم بادشاہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ابھی دعا سے فارغ نہ ہوا تھا کہ آواز آئی کہ محمد ﷺ کا وسیلہ سب وسیلوں سے اچھا وسیلہ ہے ہم نے تیری دعا قبول کرلی اور تیرے دشمن کو ہلاک کردیا ہے یہ الفاظ سن کر جب وہ شخص واپس شہر میں داخل ہوا تو پتہ چلا کہ بادشاہ مرگیا ہے۔

حکایت نمبر 3 ☆ علامہ معین الدین کاشفی الہروی معارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ پر درود بھیجنے میں کاہلی کیا کرتا تھا ایک شب حضور ﷺ کے جمال جہاں آراء کی زیارت ہوئی تو اس نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اور اپنا چہرہ مبارک اس کی جانب سے پھیرلیا۔یہ دوسری جانب سے زیارت کیلئے آگے بڑھا تو حضور ﷺ نے تیسری جانب رخ انور پھیرلیا اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو جانتا ہی نہیں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کا امتی ہوں اور میں نے اپنے علماء سے سنا ہے کہ آپ اپنے امتی کو پہچانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک مگر میری معرفت درود شریف پر موقوف ہے اور تو مجھ پر درود نہیں پڑھتا یہ سنتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی اس شخص نے اس دن کے بعد ہزار مرتبہ روزانہ درود

شریف پڑھنا معمول بنا لیا ایک مرتبہ پھر حضورﷺ کی زیارت کا اتفاق ہوا تو آپﷺ نے اس سے مسکرا کر ملاقات کی۔

حکایت نمبر 4 ☆ ایک عابد شخص پانچ سو درھم کا مقروض تھا اس نے خواب میں حضورﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ نیشاپور کے ابوالحسن نامی قاضی کے پاس چلے جاؤ اور ان سے میرا سلام کہنا اور ان کو میری جانب سے کہنا کہ وہ تیرا قرض ادا کردے اس نے حضورﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ کے اندر عرض کی یا رسول اللہﷺ وہ قاضی میرے اس خواب کا یقین کیسے کرے گا حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہر روز سونے سے پہلے مجھ پر درود پڑھتا ہے لیکن گذشتہ رات وہ کسی وجہ سے مجھ پر درود شریف نہ پڑھ سکا اس کے درود نہ پڑھنے کی بجز اس کے اور کوئی فرد نہیں جانتا جب وہ تجھ سے اس پر دلیل مانگے نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ کل رات تو نے حضورﷺ پر درود شریف نہ پڑھا تھا بس اتنا ہی کافی ہے۔ صبح بیدار ہونے کے بعد وہ شخص قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کیا قاضی صاحب نے یہ واقعہ سن کر رب العالمین کی بارگاہ اقدس میں سجدہ شکرانہ ادا کیا اور اس عابد کو اڑھائی ہزار درھم دیئے ہزار درھم اس بشارت کے بدلے میں اور ایک ہزار درھم عابد کی تشریف آوری کے صلے میں اور پانچ سو درھم قرض کے دیئے۔ اور کہا کہ آئندہ جب کبھی بھی آپ کو کچھ ضرورت ہو بے تکلف تشریف لا کر مجھ سے کہہ دیا کریں۔

حکایت نمبر 5 ☆ علامہ صفوری رحمتہ اللہ علیہ نزہتہ المجالس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک نیک شخص نے ہر دن کے لئے درود شریف کی ایک تعداد مقرر کر رکھی تھی روزانہ ہر

صورت میں مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھتا تھا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ رحمت کائنات ﷺ اس کے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے میرے غلام اپنا وہ منہ تو کھول جس سے تو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اپنا منہ میرے قریب لاتا کہ اسے میں بوسہ دے دوں اس شخص نے شرم سے منہ نیچے کرلیا تو حضور ﷺ نے اس کے رخساروں پر بوسہ دے دیا۔ صبح کو جب وہ شخص خواب سے بیدار ہوا تو اپنے گھر کو خوشبو سے معطر پایا۔ تبلیغی نصاب صفحہ 774-786

حکایت نمبر 6 ☆ حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت نے آ کر عرض کیا کہ حضور میری بیٹی کو انتقال کئے کافی دن گزر گئے ہیں مرنے کے بعد اب تک میں نے اپنی بیٹی کو خواب میں نہیں دیکھا حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے دعا کی اور کہا کہ تیری بیٹی فلاں دن تجھے خواب میں نظر آئے گی کچھ عرصہ گزرا کہ وہ عورت پھر روتی ہوئی آئی اور کہا کہ حضور میں نے اپنی بیٹی کو سخت عذاب میں مبتلا دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اپنی بیٹی کیلئے دعائے مغفرت کیا کر اللہ تعالیٰ اس کو عذاب سے نجات دے گا ایک روز حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے اندر ایک نہایت ہی حسین وجمیل عورت تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اس نے حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ کر کہا حضور کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں تمہیں نہیں جانتا اس نے کہا کہ حضور میں اس بڑھیا کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس دعا کرانے کیلئے آئی تھی۔

حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے لڑکی سے نجات کا سبب دریافت کیا لڑکی بولی کہ ایک

شخص نے قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک بار درود شریف پڑھا اور اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخشا رب کائنات نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تمام مردوں کی قبروں سے عذاب قبر ختم کر دیا جائے۔لڑکی نے کہا کہ اے حضرت مجھ سمیت پانچ سو مردے سخت عذاب میں مبتلا تھے اللہ نے سب کو بخش دیا۔

حکایت نمبر 7 ☆ ایک بزرگ شخص کے پڑوس میں ایک گنہگار شخص رہتا تھا اس کے مرنے کے بعد اس بزرگ نے خواب میں کیا دیکھا کہ وہ شخص جنت کے باغوں میں ایک اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار پھر رہا ہے اس بزرگ نے تعجب سے دریافت کیا کہ اے شخص تجھے یہ مرتبہ کس وجہ سے حاصل ہوا ہے اس نے کہا کہ میں ایک دن واعظ کی مجلس میں چلا گیا وہاں منبر پر ایک محدث درود شریف کے فضائل بیان کر رہا تھا اس نے دوران وعظ لوگوں کو درود پڑھنے کے لئے کہا اور خود بھی درود شریف پڑھا چونکہ میں بھی مجلس میں موجود تھا میں بھی ان حاضرین کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگا بس اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف کی برکت سے مجھے بخش دیا۔

حکایت نمبر 8 ☆ حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک پڑوسی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ جب وہ مرگیا تو میں نے خواب میں اسے دیکھا اس سے پوچھا کہ قبر میں کیا حال ہے تو اس شخص نے کہا کہ حضرت جب میں قبر میں آیا تو عذاب دینے والے فرشتے عذاب دینے آگئے ابھی عذاب شروع ہونے والا ہی تھا کہ اچانک ایک حسین وجمیل شخص آیا اور عذاب کے فرشتوں کو ہٹا دیا میں نے اس سے کہا کہ اے میرے محسن آپ کون ہیں مجھ پر کرم فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اے شخص تو نے

دنیا میں کثرت سے حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا تھا اللہ تعالیٰ نے تیرے اس نیک عمل کو انسانی صورت عطا کر دی ہے میں تیرا وہی عمل ہوں جب تک تو جنت میں داخل نہیں ہو جاتا میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا اور تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قبر سے عذاب ختم کر دیا ہے۔

حکایت نمبر 9 ☆ معارج النبوۃ میں علامہ معین الدین کاشفی الہروی رحمتہ اللہ علیہ ابن فاکہانی سے ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ فرید کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دریا کا سفر کر رہے تھے کہ اچانک دریا میں طوفان آ گیا اور جہاز خطرے میں پڑ گیا اور ہر شخص اپنی موت کو سامنے دیکھ رہا تھا موسیٰ فرید فرماتے ہیں کہ مجھ کو کچھ غنودگی طاری ہو گئی اور تھوڑی دیر کیلئے میری آنکھ جھپک گئی میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے ایک درود تعلیم فرما رہے ہیں اور فرمایا کہ تمام جہاز کے لوگوں سے کہو کہ اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں میں نے خواب سے بیدار ہو کر وہ درود بتایا اور تمام لوگوں نے اس درود کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تقریباً 300 مرتبہ ہی پڑھا ہو گا کہ جہاز طوفان سے نکل گیا۔

درود شریف یہ ہے **اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاحوال والآفات و تقضی لنابھا من جمیع الحاجات و تطھرنا بھا من جمیع السیات وتر فعانا بھا عندک اعلی الدرجات و تبلغنابھا اقصاالغایات میں جمیع الخیرات فی الحیواۃ وبعد الممات انک علی کل شئ قدیرo** بحوالہ تبلیغی نصاب صفحہ 772

حکایت نمبر 10 ☆ ایک نیک بخت بزرگ نے سرکار ابدقرار رحمۃ للعلمین ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے مجھ سے آپ کی حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ میری ہی حدیث ہے۔

حکایت نمبر 11 ☆ ایک بزرگ اپنے ایک پڑوسی کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بعد از وصال میں نے خواب میں اسے دیکھ کر پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے جواب میں کہا کہ جب مجھے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے اعمال کا وزن کرو فرشتوں نے میرے تمام جرائم و سیاہ کاریوں اور میرے ان درودوں کو جو میں وقتاً فوقتاً پڑھے تھے موازنہ کیا آخر کار درود میرے گناہوں سے زیادہ پائے گئے ارشاد ہوا کہ اس کا حساب مت کرو اس کو جنت میں لے جاؤ۔ بحوالہ تبلیغی نصاب صفحہ 774

حکایت نمبر 12 ☆ حضرت ابو سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب رونق المجالس میں تحریر فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک تاجر رہتا تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باہم مشورے سے باپ کے تمام ترکہ مال کو آدھا آدھا تقسیم کر لیا لیکن ترکہ میں حضور ﷺ کے تین موئے مبارک بھی موجود تھے ایک ایک بال دونوں نے لے لیا تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو بھی آدھا آدھا تقسیم کر لیں مگر چھوٹے بھائی نے کہا کہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضور ﷺ

کے بال مبارک کے ٹکڑے کر دیں بڑے بھائی نے جب چھوٹے کی اس عقیدت کو دیکھا تو کہا کہ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور اپنا مال مجھے دے دے چھوٹا بھائی بخوشی راضی ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کے بدلے میں ساری جائیداد سارا مال بڑے بھائی کے نام لگا دیا اور حضور ﷺ کے موئے مبارک لے لئے اب وہ ان بالوں کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا اور بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کرتا اور درود شریف کا ہر وقت ورد کرتا خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بڑے بھائی کا تھوڑے عرصے میں کاروبار ختم ہو گیا اور جائیداد ساری نیلام ہو گئی پاس کچھ نہ رہا اور چھوٹا درود پاک اور نبی پاک ﷺ کے موئے مبارک کے تصدق مالدار ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا تو صلحاء یعنی اولیاء میں سے بعض کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو سرکار ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں جب بھی کوئی حاجت ہو کوئی ضرورت ہو تو اس کی قبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ اس کے وسیلے سے دعا قبول فرمائیں گے۔ بحوالہ تبلیغی نصاب صفحہ 784

حکایت نمبر 13 ☆ حضرت عبداللہ بن خواریری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا بعد از وصال میں نے خواب میں اسے دیکھ کر پوچھ کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے جواب میں کہا کہ بخش دیا میں نے بخشش کا سبب دریافت کیا تو اسنے کہا کہ میری عادت تھی کہ جب بھی نام نامی اسم گرامی ﷺ کا کتاب میں لکھتا تو ساتھ ﷺ بھی لکھتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا کر دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر گزرا۔

حکایت نمبر 14 ☆ حضرت ابوزرعہ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے حضرت ابوزرعہ رحمتہ علیہ نے اسے پوچھا کہ یہ درجہ تجھے کیسے مل گیا تو اس نے کہا کہ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب سرکار دوعالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آتا تو میں ﷺ بھی ضرور لکھتا تھا۔اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا ہے۔ بحوالہ تبلیغی نصاب صفحہ 773

حکایت نمبر 15 ☆ مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط رحمتہ اللہ علیہ تھا وہ بہت یکسور رہا کرتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے اس کے بعد انہوں نے ابن اشیق رحمتہ اللہ کی مجلسوں میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے تھے لوگوں نے ان سے مجلس میں جانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھ سے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی محفل میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں کثرت سے مجھ پر درود پڑھتے ہیں۔

حکایت نمبر 16 ☆ علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ ابوبکر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ابوبکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے انکو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے ان سے معانقہ کیا انکی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے عرض کیا کہ میرے سردار یہ آپ شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے کیا معاملہ کر رہے ہیں۔حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔
آپ نے فرمایا کہ میں نے وہی کچھ کیا جو میں نے حضور ﷺ کو کرتے دیکھا ہے پھر

انہوں نے اپنا خواب مجھ سے بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور کی خدمت میں شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے تو حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی کا بوسہ دیا میں نے عرض کیا کہ سرکار آپ نے ایسا کیوں کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ** آخر تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ **صلی اللہ علیہ یا محمد و صل اللہ علیک یا محمد صل اللہ علیک یا محمد** پڑھتا ہے ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان الفاظ میں پوچھا کہ کونسا درود شریف پڑھتے ہو انہوں نے بھی یہی بتایا اور ایک صاحب سے بھی یہی واقعہ نقل ہے کہ ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے تو ان کو دیکھ کر ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے ابو بکرؒ کے شاگردوں میں اس بات کا چرچا ہوا انہوں نے اپنے استاد ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وقت کے حاکم بھی آتے رہے مگر ہم نے کبھی بھی کسی کی تعظیم کیلئے آپ کو کھڑے ہوتے نہیں دیکھا مگر شبلی کیلئے آپ کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں اس شخص کی تعظیم کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم کیلئے سرورِ کائنات ﷺ کو میں نے خود کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد استاد نے شاگردوں کے سامنے خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ تیرے پاس آئے تو اس کا احترام کرنا ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو دن کے بعد حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو

فرمایا کہ اے ابو بکر رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی ایسا کرم فرمائے جس طرح تم نے ایک جنتی آدمی کا کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ اکرام آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمo (توبہ آیت 91)

پڑھتا تھا اور بعد میں تین مرتبہ یہ درود صل اللہ علیک یا محمد پڑھتا اور یہ شبلی کا 80 برس سے معمول ہے۔ مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ 577

نوٹ: یہ حکایت دیگر کتابوں کے علاوہ تبلیغی نصاب میں فضائل درود شریف کے باب صفحہ 789 مطبوعہ عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان میں درج ہے کتاب کے مصنف مولانا محمد ذکریا ہیں آجکل تو تبلیغی نصاب کا نام بھی تبلیغی جماعت والوں نے بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا ہے اور صرف نام ہی نہیں بدلا بلکہ اس میں سے فضائل درود شریف کا پورا باب ہی نکال دیا ہے کیا تبلیغی جماعت والے بتا سکتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے آیا کہ مولوی ذکریا صاحب نے جو ابواب ترتیب دیئے تھے وہ ٹھیک نہیں تھے سمجھ میں نہیں آتا کہ بارہ ابواب میں سے صرف درود شریف کا باب ہی نکالنا کونسی منطق ہے کیا یہ کوئی پراسرار پروگرام تو نہیں کہ لوگ جو نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اس کو بند کرنے کا کوئی خفیہ پروگرام ہے۔

دراصل تبلیغی جماعت والے دیوبندی علمائے اکرام کے پیروکار ہیں اور انہیں کے مشن کو پورا کرنے کے لئے لوٹے مصلے اور بستر ے اٹھا کر گاؤں گاؤں قریہ قریہ بستی بستی

پھرتے ہیں ان کا مقصد اصل میں تبلیغ اسلام نہیں بلکہ ان کا مقصد صرف سیدھے سادھے سنی حنفی اور خصوصاً بریلوی حضرات کو دیوبندی وہابی نجدی بنانا نام تبلیغ کا ہے اور کام تکفیر کا دیکھنا یہ ہے کہ تبلیغی نصاب سے فضائل درود شریف کے باب کو کیوں نکالا گیا ہے اس کے محرکات یہ ہیں کہ تبلیغی جماعت والے یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ ہم لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے اپنی محفلوں اور مجلسوں میں اللہ کے ذکر کی دعوت دیتے ہیں اور لوگوں کو درود و سلام سے روکتے ہیں ہم نہ خود پڑھتے ہیں اور نہ ہی کسی کو پڑھنے دیتے ہیں اب وہ شخص تبلیغی نصاب کے صفحہ 789 پر حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے اس واقعے کو پڑھے گا وہ بھی اہلسنت کے عقیدے کو حق سمجھے گا اس لئے کہ یارسول اللہ صرف اہلسنت و جماعت ہی پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اور اہلسنت کے عقیدے کے حقانیت ہماری کتابوں سے بھی اور دیوبندی حضرات کی کتابوں سے بھی ثابت ہے لہٰذا انہوں نے تبدیلی نصاب سے وہ پورا باب ہی ختم کر دیا ہے جس میں ان کو عظمت مصطفیٰ ﷺ اور حقانیت مسلک حقہ اہلسنت جماعت نظر آتی تھی نہ کوئی دیکھے اور نہ کوئی پڑھے اور نہ ہی ہمیں کسی کو جواب دینا پڑے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی عظمت کے چرچے صرف زمینوں پر ہی نہیں بلکہ آسمانوں میں بھی ہو رہے ہیں حضور ﷺ کو صرف اہلسنت ہی یارسول اللہ ﷺ نہیں کہتے بلکہ صحابہ کرام نے بھی لفظ یارسول اللہ کہہ کر مخاطب کیا اہل بیت اطہار بھی یارسول اللہ کہتے ہیں تابعین تبع تابعین اور ائمہ مسلمین محدثین ومفسرین بزرگان دین اولیائے کاملین ملائکۃ المقربین بھی یارسول اللہ کہہ کر پکارتے ہیں بلکہ خداوند قدوس بھی یارسول اللہ کہہ کر پکارتا ہے رب کائنات نے کہیں **یاایھا المزمل** o کہیں **یاایھاالمدثر** کہیں یٰسین کہیں **یاایھا الرسول** o کہیں یا

یھاالنبی جیسے القابات سے پکارا ہے۔

یٰـــاٰدَمُ خـــطـــاب اســـت بـــاپـــدر انبیـــاء

یٰـــاَیُّھَـــا الـــنَبِـــیُ خـــطـــابِ مـــحـــمـــدٌ اســـت

حضرت محترم☆ قرآن پاک کا ہر لفظ مسلمانوں خصوصاً ایمان والوں کے لئے حق ہے جب تک قرآن باقی رہے گا اس کے احکام بھی باقی رہیں گے جس جس کو قرآن میں خداوند قدوس نے جس جس انداز سے مخاطب فرمایا ہے قرآن پاک کو پڑھنے والے کو بھی اس کے مطابق عمل پیرا ہونا پڑے گا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس وقت حکم تھا اب نہیں قرآن کا ہر حکم تا قیام قیامت باقی رہے گا اور نبی کریم ﷺ کو حرف نداء سے پکارنا قرآن سے ثابت ہے اور اصحابہ کرام سے بھی ثابت ہے جب حضور ﷺ مکتہ المکرّمہ سے مدینہ المنورہ تشریف لائے تو امام یوسف نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جواھر البحار میں تحریر فرمایا ہے کہ مدینہ کے لوگ حضور ﷺ کے استقبال کے لئے اکٹھے ہو گئے اور جلوس کی شکل میں حضور ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے اپنی زبان سے کہہ رہے تھے کہ **فینادون یا محمد یارسول** حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی تمام صحابہ کرام روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینے کے بعد عرض کرتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

آج تک حضور ﷺ کے روضہ پر حاضری دینے والے آج بھی **الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ** پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں جن غلاموں کو حاضری کا موقع نصیب نہیں ہوا وہ اپنے مقام پر ہر نیک محفل میں آج بھی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پڑھتے ہیں مشکل آجائے تو اغثنی یارسول اللہ کاوظیفہ پڑھتے ہیں خداوند کریم اپنے محبوب کے نام کے صدقے اپنے بندوں کی مشکلات کو دور فرما دیتے ہیں اہل بیت اطہار بھی حضور ﷺ کو حرف نداء سے پکارتے تھے واقعہ کربلا کے بعد امام الشہدا نواسہ رسول ﷺ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزندار جمند سید السادات حضرت امام زین العابدین نے مدینۃ الرسول ﷺ کی جانب منہ کر کے عرض کیا

یا رحمت اللعالمین ادرک لذین العابدین

محبوس ایدی الظلمین فی موکب والموذدھم

اے رحمۃ اللعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو وہ اس ازدھام میں ظالموں کے ہاتھ میں قید ہے۔ اولیائے کرام بھی حضور ﷺ کو حرف نداء کے ساتھ پکارتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا
انی فی بحر غم مغرق خذیدی سھل لنا اشکالنا

عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ عبدالرحمٰن حاجی علیہ الرحمۃ جن کی شرح جامی پڑھے بغیر مولوی مکمل نہیں ہوتا وہ علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرتے ہیں

ز مہجوری برآمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمتہ اللعالمینی زمحرو ماں چرا فارغ نشینی

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے۔ یا نبی اللہ رحم فرماؤ رحم فرماؤ رحمتہ اللعالمین نہیں پھر ہم مجرموں سے کیوں فراغ بیٹھے ہو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں۔

یـــا سیـــد الســـادات جـئـتک قـــاصـــداً

ارجـــو رضـــاک واحتـمـــی بـجـمـــالک

اے پیشواؤں کے پیشواء میں ولی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا امیدوار ہوں۔

دیوبندی وہابی مولویوں کے پیر ومرشد مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں۔

کر کے نثار آپ پر گھر بار یا رسول اللہ ﷺ

آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسول اللہ ﷺ

ہو آستاں آپ کا امداد کی جبیں

اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول اللہ ﷺ

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب فی ذکر الحبیب میں لکھتے ہیں

یـــا رســـول الا لـــــه بـــابک لـــی

انـــت فـــی الا ضـــطـــرار مـعـتـمـــدی

نشر الطیب صفحہ 186 مولوی اشرف علی تھانوی

ان تمام حوالہ جات سے جن میں صحابہ کرام اہل بیت اطہار اولیائے کاملین محدثین اور

دیوبندیوں کے پیرواور علمائے کرام سے حضور علیہ السلام سے استعانت اور دور سے اور بعداز وصال حضور ﷺ کو حرف نداء سے پکارنا ثابت ہے تمام مسلمان نماز میں پانچوں وقت التحیات میں پڑھتے ہیں **السلام علیک ایھاالنبی ورحمته الله وبرکاته** تو نماز میں بھی حضور علیہ السلام کو حرف نداء سے اس لئے پکارا جاتا ہے کہ حضور ہمارے افعال واقوال واعمال سے بخوبی واقف ہیں حجتہ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نمازی یوں کہے کہ **اسلام علیک ایھاالنبی** تو یقین کرلے کہ حضور مجھے دیکھ رہے ہیں اور یہ سلام سن رہے ہیں۔

احیاءالعلوم صفحہ 289 جلد اول

حضرات محترم☆ اگر اس طرح دلائل پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو یہ رسالہ ایک طویل کتاب کی شکل اختیار کر جائے گا بہر کیف عرض اور ثابت کرنا مقصود یہ تھا کہ اہل سنت حنفی بریلوی حضرات کا عقیدہ وہی عقیدہ ہے جو صحابہ کرام اہل بیت اطہار اولیائے کاملین مفسرین ومحدثین اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور عقیدہ وہی حق ہے جس کی تائید قرآن وحدیث اصحابہ اہل بیت اولیائے کاملین اور اغیار کی کتابوں سے ثابت ہو۔

حضرات محترم☆ مقام غور وفکر یہ ہے کہ اللہ کے دین کی تبلیغ کا سہارا لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے نہ تو احکام قرآن کو مانتے ہیں نہ ہی حدیث اور اقوال صحابہ و بزرگان دین حتیٰ کہ اپنے اسلاف کی بات بھی ماننے کو تیار نہیں مولانا زکریا کی تحریر اور حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ جو دیگر کتب میں بھی موجود ہے جس سے عقائد کی بنیاد کی بات چلی عوام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ جماعت

اللہ کے دین کے لئے گھر سے نکلی ہے تو پھر امام الانبیاء رہبر دین واسلام محسن انسانیت سرکار مدینہ ﷺ کا عشق اور محبت ان کے سینے میں کیوں نہیں اگر ان کے خشک چہروں کو دیکھا جائے تو سبحان اللہ اور ان کے عمل کو دیکھا جائے تو اس پر تبصرہ کیلئے کافی وقت درکار ہے طوالت سے بچنے کے لئے صرف چند ایک سوال تبلیغی جماعت سے کرتا ہوں اور عوام اہلسنت کی عدالت میں مقدمہ پیش کرتا ہوں کہ عوام اہلسنت ان تبلیغی جماعت والوں سے سوال کریں اور جواب ملنے پر فیصلہ کریں کہ حق وصداقت پر اہل سنت حنفی بریلوی ہیں یا یہ تبلیغی نجدی وہابی ہیں اور عقیدے اہلسنت حنفی بریلوی کے درست ہیں یا ان تبلیغی وہابی نجدیوں کے۔

''سوالات''

نمبر 1 ☆ تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہم ہر عقیدہ والے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور ہر عقیدے کے امام کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ تبلیغی جماعت والوں نے آج تک کسی بھی اہل تشیع مسلک کے امام اور اہلحدیث غیر مقلد کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ کیا تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک یہ مسلمان نہیں اور اگر ہیں تو ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

نمبر 2 ☆ تبلیغی جماعت والے اہلسنت جماعت بریلوی یا دیوبندیوں کی مسجدوں میں زیادہ قیام کرتے اور نماز پڑھتے ہیں مگر اہل تشیع و (اہل حدیث غیر مقلد) حضرات کی مسجدوں میں امام بارگاہوں میں قیام نہیں کرتے کیا ان کی مسجدیں مسجد نہیں؟

نمبر 3 ☆ تبلیغی جماعت والے جب بھی مل کر بیٹھتے ہیں تو تبلیغی نصاب یا فضائل

اعمال مولوی ذکریا سہارنپوریوالا ہی پڑھتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کا درس دینا چاہیے اس کی کیا وجہ ہے کہ قرآن و حدیث کی بجائے تبلیغی نصاب پر زور دیا جاتا ہے؟ یہ کوئی پراسرار پروگرام تو نہیں

نمبر 4 ☆ ہر مذہب نے علیحدہ اپنا مرکز بنایا ہوا ہے مثلاً سکھوں کا ننکانہ صاحب مرزائیوں کا مرکز ربوہ اور قادیان اور مسلمانوں کا مرکز مکہ اور مدینہ شریف ہے تبلیغی جماعت والے مکہ اور مدینہ شریف میں بھی حاجیوں اور زائرین کو رائے ونڈ کی طرف متوجہ کرتے ہیں کیا تبلیغی جماعت کے نزدیک رائے ونڈ مکہ اور مدینہ سے بھی افضل ہے؟

نمبر 5 ☆ رائے ونڈ والی جماعت والے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کسی خاص فرقہ سے تعلق اور رابطہ نہیں ہے ہم صرف مسلمان ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے بہتر فرقے ناری اور ایک ناجی یعنی جنتی ہوگا ہم یہ بات سمجھنا چاہتے ہیں کیا ان کا تعلق جنتی فرقہ سے بھی نہیں ہے؟

نمبر 6 ☆ تبلیغی جماعت رائے ونڈ والوں کا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا اجتماع رائے ونڈ میں ہوتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج تک اتنے بڑے اجتماع نے مجموعی طور پر کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے جبکہ تحریک پاکستان میں کچھ حصہ نہ لیا۔ تحریک خلافت میں بالکل حصہ نہ لیا۔ تحریک ختم نبوت میں مسلمانوں سے بالکل تعاون نہ کیا تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ جس کے لئے ایک ادنیٰ مسلمان بھی اپنی جان کی بازی لگا رہا تھا مگر تبلیغی جماعت والوں نے اشارۃً بھی حصہ نہ لیا سوال یہ ہے کہ رائے ونڈ والی جماعت نے اسلام اور ملک وملت کی خاطر چلنے والی مذہبی تحریکوں میں حصہ

کیوں نہ لیا؟ کیا ان کا یہ پراسرار پروگرام صرف سیدھے سادھے یا رسول اللہ کہنے والے سنی حنفی بریلویوں کو گستاخ رسول دیوبندی وہابی بنانا تو نہیں ہے؟

نمبر 7 ☆ جو تبلیغی جماعت والوں کے کہنے کے باوجود رائے ونڈ نہ جائے یا چلہ میں شریک نہ ہو تو اس کی تبلیغی جماعت والے فوراً مشرک بدعتی جاہل فسادی کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں بلکہ مسلمان بھی نہیں سمجھتے خواہ وہ حاجی نمازی ہو سید ہو عالم دین ہو مبلغ اسلام ہو خطیب ہو یا امام ہو بزرگان دین اور اولیائے اکرام کا غلام ہو تبلیغی جماعت کا مخصوص مشن اور ذہن رکھنے والے اس کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا رائے ونڈ نہ جانے سے اس کا دین اسلام سے رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ کیا جب رائے ونڈ جماعت کا مرکز نہ بنا تھا تو اس وقت مسلمان نہیں تھے مبلغ نہیں تھے کیا دین اسلام کی تبلیغ نہ ہوتی تھی کیا سب مسلمان مشرک اور بدعتی تھے کیا رائے ونڈ نے مسلمانوں کو شرک و بدعت سے پاک کیا۔ کیا رائے ونڈ والی جماعت نے ہی اسلام پھیلایا۔ یا کہ اسلام مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ سے پھیلا ہے؟ جس کے داعی خود سرکار رسالت مآب ﷺ ہیں۔

نمبر 8 ☆ رائے ونڈ کے مرکز سے عیسائیوں سکھوں اور مرزائیوں کو تبلیغ کرنے کے لئے وفد کیوں نہیں بھیجے جاتے؟ رائے ونڈ والی جماعت کا پہلا نشانہ اہلسنت جماعت یا رسول اللہ کہنے والوں کی مسجدوں کی طرف کیوں ہوتا ہے؟

نمبر 9 ☆ ہر مسلمان کسی نہ کسی فرقے یا مکتبہ فکر سے وابستہ ہے مثلاً اہلحدیث نجدی وہابی خود کو غیر مقلد کہلاتے ہیں دیوبندی خود کو حنفی کہلاتے ہیں اہل تشیع فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تبلیغی جماعت والے وہابیوں غیر مقلدوں حنفیوں اور غیر حنفیوں سب کو سلام کرتے

ہیں کیا یہ پراسرار پروگرام کھلی منافقت نہیں ہے؟ کیا اسی منافقت کا نام مسلمانی ہے؟

نمبر 10 ☆ مساجد کو خراب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ظالم کہتا ہے جبکہ تبلیغی جماعت والوں نے اللہ کی مسجدوں کو سرائے اور باورچی خانے اور مسافر خانے کا درجہ دے رکھا ہے ساری رات مسجد کی مقدس زمین پر تبلیغیوں کے منہ سے نسوار والی گندی تھوک کے فوارے نکلتے ہیں اس کے علاوہ زیادہ پیاز اور چنے کی دال کھانے کی وجہ سے ساری رات مسجد ان غازیوں کے بدبودار پٹاخوں کی وجہ سے اللہ کے پاک گھر مسجد کا تقدس مجروح نہ ہوتا ہوگا؟ صبح کو مسجد کے غسل خانوں میں جو گندگی کے ڈھیر یہ لوگ لگاتے ہیں ان کے فعل کے سبب مسجد کا خادم پریشان نہ ہوتا ہوگا؟ کیا کئی کئی ماہ کے میلے کچیلے بستر جوان کا امتیازی نشان ہیں ان میں کھٹمل اور جوئیں ان صفوں میں داخل ہوجاتی ہیں جن پر بندہ اپنے مولا کے سامنے سربسجود ہوتا ہے یقین جانیئے جس مسجد میں یہ جماعت رات رہ کر چلی جائے تو وہاں کئی دن تک بدبو آتی رہتی ہے اور کھٹمل اور جوئیں کپڑوں میں داخل ہوجاتی ہیں رات کو مسجد میں قیام ان کی ضد ہوتی ہے کوئی شخص ان کو اگر اپنے مکان میں ٹھہرانے اور خدمت کا ذمہ بھی لے لے مگر یہ بضد ہوکر مسجد میں ہی سو جاتے ہیں سوال یہ ہے کہ رات کو دس یا بارہ آدمیوں میں سے کسی ایک کو بھی اگر ناپاکی لاحق ہوجائے یا جسم پلید ہوجائے اور غسل فرض ہوجائے تو؟

نمبر 11 ☆ دیوبندی علمائے اکرام تبلیغی جماعت رائے ونڈ والوں سے بھرپور تعاون کرتے ہیں جبکہ اہل تشیع اہل حدیث اور اہل سنت جماعت سنی حنفی بریلوی حضرات تبلیغی جماعت والوں سے تعاون نہیں کرتے اس کی وجہ کیا ہے؟

نمبر 12 ☆ روزنامہ جنگ 18 فروری 1983ء کی خبر کے مطابق رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر محمد اقبال نامی شخص کو صرف اس جرم میں تبلیغی جماعت رائے ونڈ کے انچارج جنگ شیر نے قتل کردیا تھا کہ محمد اقبال نامی نے بابا شاہ جمال زندہ باد کا نعرہ لگایا تھا کیا یہ خبر غلط ہے اگر غلط ہے تو تبلیغی جماعت والوں نے روزنامہ جنگ کے خلاف عدالتی کارروائی کیوں نہ کی؟ اگر یہ خبر سچ ہے تو تبلیغی جماعت والے یہ دعویٰ کیوں کرتے ہیں کہ وہاں کسی فرقہ کی دل آزاری نہیں کی جاتی جبکہ رائے ونڈ میں بزرگان دین کا نعرہ لگانے والے کو قتل کیا گیا اس منافقانہ پالیسی کا کیا مقصد ہے؟

نمبر 13 ☆ روزنامہ جنگ 24 جون 1983ء بروز جمعۃ المبارک کی خبر کے مطابق سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی لگادی گئی ہے اور اس جماعت سے منسلک حضرات کو حراست میں لے لیا ہے بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکہ مکرمہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر مسجد الٰنھا کو سیل کرنے کے علاوہ ریکارڈ اور لٹریچر اپنے قبضہ میں لے لیا ہے کچھ عرصہ قبل بھی سعودی حکومت نے ہر قسم کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگادی تھی جس کے تحت تبلیغی جماعت کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا سعودی حکومت کے تازہ فیصلہ کی وجوہات معلوم نہ ہوسکیں تبلیغی جماعت والے وضاحت کریں؟

نمبر 14 ☆ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلہ میں جماعت اہلسنت پاکستان کی جانب سے منعقدہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی دیگر اکابرین اہل سنت نے رائے ونڈ کا نام بدل کر مصطفیٰ آباد رکھا تھا اور حکومت پنجاب نے بھی اسے منظور کرلیا تھا جبکہ لاکھوں حاضرین اور ملک پاکستان کے باسیوں نے

اس کی تائیدوحمایت کی مگر تبلیغی جماعت والوں نے مصطفیٰ آباد رکھنے سے انکار کردیا اور اب بھی اس کو رائے ونڈ کے نام سے پکارتے ہیں جو کسی ہندو راجہ کے نام سے سکھوں کے زمانے سے چلا آرہا ہے تبلیغی جماعت والے ہندوؤں کے رکھے گئے نام سے بہت پیار کرتے ہیں مگر عاشق مصطفیٰ ﷺ علامہ شاہ احمد نورانی کے رکھے ہوئے نام مصطفیٰ آباد سے پہلوتہی کرتے ہیں آخر کیوں؟

کل شی یرجع الی اصلہ ہر چیز اپنی اصلیت کی طرف جاتی ہے تبلیغی جماعت والوں کو ہندوؤں کی نسبت سے رکھے ہوئے نام سے پیار کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ پہچان سلامت رہے اور تعلق بھی قائم رہے۔

جشن صد سالہ دیوبند کے موقع پر ہزاروں علمائے دیوبند کی موجودگی میں بھارت کی وزیراعظم اندرا گاندھی نے اُن کے جلسے کی صدارت کی۔ اس سے بھی اِن کا اُن سے پرانہ تعلق ثابت ہوتا ہے اور اندرا گاندھی بھی اسی تعلق کو نبھانے کے لئے آئی تھی۔

جولائی 2003ء میں جب بھارت نے ویزے پر پابندی ختم کی تو سب سے پہلے مولانا فضل الرحمٰن اپنی جماعت کے ایک وفد کے ہمراہ بھارت کے دورے پر گئے اور وہاں کے اراکین اسمبلی اور دیگر بھارتی حکمرانوں سے ملاقات بھی کی۔ جس سے ان کے پرانے تعلق ثابت ہوتے ہیں۔

ماہ اگست 2003ء میں بھارتی اراکین پارلیمنٹ اور سیاستدانوں کا ایک وفد لالو پرشاد کی قیادت میں پاکستان آیا۔ وفد نے اپنے دورے کے درمیان مختلف عمائدین' حکمرانوں' سیاستدانوں سے ملاقات کی اور اسی ضمن میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور ان کی جماعت کے دیگر قائدین سے بھی ملاقات کی۔ لالو پرشاد کے ہمراہ ایک رکن

پارلیمنٹ نے بار بار اپنے خطابات اور اپنے بیانات میں کہا کہ پاکستان والو لالو پرشاد ہم سے لے لو اور ہمیں مولانا فضل الرحمٰن دیدو۔حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک بھی کہا کہ مولانا فضل الرحمان کو پاکستان کی طرف سے بھارت میں ہائی کمشنر مقرر کر دیا جائے جس سے ان لوگوں کی بھارت والوں سے پرانے تعلق کی دلیل ملتی ہے۔اور اس کا ثبوت ملک بھر کے تمام قومی اخبارات میں واضح الفاظ میں چھپ چکا ہے۔جس کا انکار ناممکن ہے۔

نمبر 15 ☆ 23 مارچ 19 ءکو بادشاہی مسجد لاہور میں قاری عبدالباسط کی تلاوت سے پہلے مولوی عبدالقادر آزاد کے چھوٹے بھائی کی تقریر کے دوران ایک شخص نے نعرہ رسالت بلند کیا تو گستاخان رسول ﷺ نے جواب میں مردہ باد کہا جس کی وجہ سے پورے ملک میں عوام سراپا احتجاج بن گئے حکومت نے ٹربیونل قائم کیا دیوبندیوں نے اس گستاخ کو بچانے کیلئے جھوٹی گواہیاں دیں مگر عوام اہل سنت اور عاشقان رسول ﷺ نے عدالت میں ثابت کر دیا کہ بادشاہی مسجد میں یہ واقع ہوا ہے ویسے بھی دیوبندی مذہب میں نعرہ رسالت لگانا جائز نہیں اور نعرہ رسالت کے جواب میں مردہ باد کہنا جائز ہے۔

تبلیغی جماعت والے وضاحت کریں گے دیوبندیوں کے اس عقیدے کے متعلق کیا خیال ہے؟ جواب دیں تبلیغی جماعت والے جواب دیں مگر فقیر کا یہ دعویٰ ہے کہ رائے ونڈ والے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے سکتے اس لئے ہم عوام اہل سنت سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے بچنے کی کوشش کریں جو انسانی روپ میں بھیڑیئے بن کر شکار کرنے والے ہیں یاد رکھیں اگر کسی کو سانپ ڈس جائے تو انسان کی جان چلی جاتی ہے اور اگر یہ بھیڑیہ نما انسان ڈس جائیں تو ایمان کے چلے جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ان کا اور ان کے اکابرین کے طریقے جدا جدا ہیں مگر جب کبھی غیر ملکی امداد حاصل کرنے کا وقت آ جائے تو یہ ایک ہو جاتے ہیں جب عوام میں جاتے ہیں تو ان کے راستے الگ الگ ہو جاتے ہیں انہوں نے عوام اہل سنت کو اپنے جال میں پھنسانے کیلئے مختلف نام پر جماعتیں اور گروپ قائم کئے ہوئے ہیں کوئی ختم نبوت کے نام پر کوئی جماعت اہل حدیث کے نام پر کوئی صحابہ کے نام پر کوئی جہاد کے نام پر حکمرانوں اور عوام اہل سنت کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ہرگز اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اس لئے کہ اب عوام اہل سنت بیدار ہو چکے ہیں اور وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر اس ملک میں فرقہ واریت کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں مساجد امام بارگاہوں خانقاہوں مدارس میں بم دھماکے اور علماء کا قتل عام ان ہی لوگوں کی کارستانیوں کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کے بروقت اقدامات نے فرقہ واریت کے عفریت کو بوتل میں بند کر دیا۔ اور اہل علم وشعور اس بات سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ فرقہ واریت نظریہ پاکستان کی قاتل ہے۔

اگر اس کا قلع قمع نہ کیا جاتا تو یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ بن جاتا۔ ہم حکومت وقت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ غیر ملکی طاقتوں کے بل بوتے پر چلنے والے ملک قوم اور مذہب اسلام کے دشمنوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ان کی تمام حرکات وسکنات کا بغور جائزہ لے تاکہ یہ ملک اپنی حقیقی منزل کو پا سکے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے

ایک مسلمہ حقیقت

حضرات گرامی ☆ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سب کے سب وظائف پیغمبروں صحابۂ کرام اہل بیتِ اطہار اولیائے کاملین اور درویشوں کے بتائے ہوئے ہیں لیکن درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو خود خداوند قدوس کا بتایا ہوا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سُنتیں تمام کی تمام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہیں۔ لیکن درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی سُنت ہے جس کا واضح ثبوت قرآن مجید فرقانِ حمید میں ملتا ہے۔ مالک کائنات اللہ رب العزت اپنی پاک کتاب قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

ترجمہ ☆ بے شک میں اور میرے فرشتے اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی میرے نبی پر خوب درود اور سلام بھیجو۔

حضرات محترم ☆ یہ کام ایسا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی کر رہا ہے اور فرشتے بھی کر رہے ہیں، اپنے بندوں کو بھی حکم فرما رہا ہے کہ تم بھی یہی کرو۔ گویا درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہاں میں ہاں ملانا ہے اور یہ بارگاہ خُداوندی میں پہنچنے کا بہتر آسان اور قریب ترین راستہ ہے۔

احادیثِ شریفہ سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ خدا کی بارگاہ میں تمام

عبادات کے قبول یا رد ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن درود شریف ایک ایسی عبادت ہے جو بغیر کسی رکاوٹ کے خدا کی بارگاہ میں درجہ قبولیت کو پہنچتی ہے۔اور درود شریف ہی وہ عبادت ہے جس کے کرنے سے برسوں کے رنج والم غم مصیبت رفع ہو جاتے ہیں۔
حدیث پاک میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت پانچ آدمیوں پر عاشق ہے۔

نمبر۱ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے پر
نمبر۲ زبان کو فضول باتوں سے روکنے والے پر
نمبر۳ بھوکوں کو کھانا کھلانے والے پر
نمبر۴ ننگوں کو کپڑے پہنانے والے پر
نمبر۵ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والے پر

دوستانِ **محترم** ☆ اِس تمام بحث سے درود شریف کی فضیلت اور حقیقت آپ پر واضح ہو چکی ہے۔اب ہم ذیل میں چند درود ترتیب دیتے ہیں جو کہ مختلف بزرگوں کا مجرب **عمل** رہے ہیں اور مختلف معاملات میں مختلف درود پڑھے جاتے رہے۔اللہ کریم ہمیں اور آپ کو تا زندگی سرکار علیہ السلام کی ذات بابرکات پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

نمبر 1 ☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ اِس دنیا سے رخصت ہو جائے تو یہ درود پاک ہر نماز کے بعد پڑھے
شیخ المشائخ حضرت سعیدالدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس درود شریف کے

پڑھنے سے آدمی ایمان کے ساتھ دنیا سے جاتا ہے۔

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ ضامن ہو جائیں کہ میں اللہ کا ولی بن جاؤں سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ حضرت شیخ احمد فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل جو میں نے دیکھے اُن میں سے یہ تو صرف ایک ہے باقی کئی اور ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّطَلِقِ العنان عِنَانِ جَوَادِ الْاِيْمَانِ فِيْ مِيْزَانِ الْاِحْسَانِ مُرْسِلًا مُّرْشِدًا اِلٰى رِيَا حِ الْكَرَمِ فِيْ رَوْضِ الْجِنَانِ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْo

نمبر 3 ☆ اما مصفوری رحمۃ اللہ علیہ نُزہۃ المجالس میں طبرانی شریف کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام درج ذیل درود شریف پڑھے تو اِس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت رہے گی۔ یعنی ثواب لکھنے والے فرشتے اِس ایک درود شریف کا ثواب ایک ہزار دن تک لکھتے رہیں گے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَا اَهْلُهٗo

نمبر 3 ☆ حضرت ابو سعید خزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ یوں دعا

کرے یعنی یہ درود شریف پڑھا کرے وہ شخص غنی ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ o

نمبر 4 ☆ امام العارفین حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اِس بات کی خواہش رکھے کہ روزِ قیامت مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دستِ اقدس سے جامِ کوثر ملے تو اُسے چاہیے کہ وہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِ اَطْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ o

نمبر 5 ☆ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ اِس درود شریف کو پڑھے تو اللہ کریم اُس کے ۸۰ برس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا o

نمبر 6 ☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک حدیث پاک نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اِس درود شریف کو پڑھے تو اُس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ o

نمبر 7 ☆ صالحین فرماتے ہیں کہ جس شخص کی طبیعت میں بیقراری ہو اور سکونِ دِل

میسر نہ ہوتو وہ اِس درود شریف کو پانچ سو مرتبہ پڑھے تو دِل کو سکون اور طبیعت کو قرار ملے گا۔اور اِس کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ایک لاکھ درود شریف کا ثواب ملے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيْ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَآئِرِ الْاَسْمَآءِ الصِّفَاتِ o

نمبر 8 ☆ خزینۃ الاسرار میں درج ہے کہ یہ درود ایک ایسا درود شریف ہے کہ جو شخص اس کو پڑھے گا تو وہ روحانی طور پر تربیت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں ہوگا۔

اور جو شخص اِس درود شریف کو اپنا معمول بنا لے تو وہ اِس قسم کے اسرار عجیبہ حاصل کرے گا کہ بیان سے باہر ہے۔

(نوٹ) اِس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا دُنیا وآخرت میں قربت عظیمہ بڑا نور اور ایسی تجارت ہے کہ جس میں صرف نفع ہی نفع ہے اور اس سے نور قلبی بڑھے گا۔اور اولیائے کرام کی زیارت کرنا اِس کا معمول بن جائے گا۔اعلیٰ مقاصد حاصل ہوں گے۔رب العالمین کی رضا اور ہر کام میں کامیابی حاصل ہوگی۔اور اس کو باقاعدگی سے پڑھنے والا بہت سے علوم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اخذ کرے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بَعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ o

نمبر 9 ☆ حضرت سیدی احمد الصاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس درود شریف کو پڑھنے سے چھ لاکھ درود کا ثواب ملتا ہے۔اور جو شخص بروز جمعہ کو ہزار مرتبہ پڑھے گا تو وہ دونوں جہانوں کے سعادت مند لوگوں میں شمار ہوگا۔اِس درود مقدس کا نام درود سعادت ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِo

نمبر 10 ☆ حضرت علی مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم سے یہ حدیث پاک مروی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کا درود شریف بڑے سے بڑے پیمانے سے ناپا جائے تو وہ اِس درود مقدس کو پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

نمبر 11 ☆ حضرت امام صفوری کی شہرہ آفاق کتاب نزہۃ المجالس میں درج ہے کہ ایک بزرگ نے حضرت شیخ شہاب الدین بن اَسلان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور اُن سے اپنے لاعلاج مرض کی شکایت کی اور تکلیف بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ تریاق مجرب سے کہاں غافل ہو یہ درود شریف پڑھا کرو۔

چنانچہ اُس شخص نے یہ درود شریف پڑھا تو اُس کا مرض اور تکلیف غائب تھی وہ بالکل ایسا تندرست ہوگیا جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِo

نمبر 12 ☆ امام سخاوی القول البدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے اِس درود شریف

نے وہ فائدہ بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گُنگ ہے۔

حضرت ابی طاہر احمد تخجری فرماتے ہیں کہ اِس درود شریف کے پڑھنے سے مجھے بارگاہ نبوت سے مقبول الرسول کا خطاب ملا۔ اِس درود کو صلوۃ مقبول بھی کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَلَهَآ اَهْلٌo

نمبر 13 ☆ صلوۃ ناصری میں درج ہے کہ جو شخص اِس درود شریف کو پڑھے گا وہ تمام مخلوق میں ممتاز ہو کر رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوةَ عَلَیْهِo

نمبر 14 ☆ شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت ابراہیم بن علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں سرکار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں تو نبی کریم رؤف رّحیم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بکثرت پڑھا کر (نوٹ) اِس درود شریف کو گنج عاشقاں کہتے ہیں۔

صَلَّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَا مًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِo

نمبر 15 ☆ کتب کثیرہ میں درج ہے کہ اِس درود شریف کو اگر ایک بار پڑھ لیا جائے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗo

نمبر 16 ☆ حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت کے وقت اِس درود مقدس کو ایک ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اور اللہ کریم سے دعا مانگے تو اللہ تعالٰی اُس کی مصیبت کو دور کر دے گا اور پریشانیوں کو ٹال دے گا اور منہ مانگی مراد عطا فرمائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِهٖo

(نوٹ) اِس درود شریف کو درودِ جمالی کہتے ہیں۔

نمبر 17 ☆ بزرگ فرماتے ہیں کہ کسی مصیبت اور مشکل مہم میں اگر صدق دل سے اِس درود خاص کو پڑھا جائے تو تکلیفیں ختم مشکلیں آسان اور رنج و غم ختم ہو جاتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِo

نمبر 18 ☆ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کو نسیان (یعنی بھول جانا) کا مرض ہو تو وہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان کسی معین تعداد کے بغیر اِس درود شریف کو پڑھے انشاء اللہ نسیان کے مرض سے نجات ملے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖo

نمبر 19 ☆ اِس درود مقدس کو صلوۃ الرؤف الرحیم کہتے ہیں اِس کو پڑھنے والا کبھی دنیا میں محتاج نہیں ہوگا اور روزِ محشر سرکار علیہ السلام کی سفارش پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِيْمٍo

نمبر 20 ☆اِس درودمقدس کودرودہزارہ کہتے ہیں ہیں ۔حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسپین کے ایک لوہار کو دیکھا جو اِس درود مقدس کو کثرت سے پڑھا کرتا تھا جب میں نے اُن سے ملاقات کی اور اُن سے دُعا کی درخواست کی تو مجھ کو عجیب وغریب فائدے حاصل ہوئے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْo

نمبر 21 ☆ شیخ الدلائل سید علی بن یوسف علیہ الرحمۃ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اِس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِo

نمبر 22 ☆ اِس درودمقدس کو درودغوثیہ کہتے ہیں اور یہ درود خاندان قادریہ کے معمولات میں سے ہے اکثر قادری بزرگ اپنے مریدین کو اِسے روزانہ اکیاون مرتبہ یا ایک سوگیارہ مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ درود اللہ تعالٰی کی رحمتوں کا خزانہ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْo

نمبر 23 ☆اللہ کریم جل جلالہ کا جوفرمان مقدس قرآن مجید میں درود شریف پڑھنے کے بارے میں آیا ہے اِس میں رب کائنات فرماتے ہیں کہ میں اور میرے فرشتے اپنے

نبی پر درود بھیجتے ہیں ۔اے ایمان والوتم بھی میرے محبوب پر درودوسلام بھیجو۔

حضرات گرامی قدر☆اصل بات یہ ہے کہ رب کائنات اوراس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں جبکہ ہمیں یعنی ایمان والوں کوحکم صرف درودشریف کاحکم نہیں بلکہ اِس کے ساتھ ساتھ سلام پیش کرنے کاحکم بھی دیا۔یعنی جب قرآن حکیم سنوتو فوراًاُس کی تعمیل کے لئے ایک نہیں دونوں حکم پورے کرو یعنی درود بھی پڑھواور سلام بھی پڑھو۔ذیل میں آپ کی خدمت عالیہ میں وہ درود مقدس پیش کیا جاتا ہے جوقرآن کریم کے حکم کوسو فیصد پورا کرتا ہےاور بزرگان دین'مفسرین محدثین کااِس بات پراتفاق ہے کہ قرآن کےحکم کے مطابق دونوں حکم پورا کرنے والا یہ درودواحد درودشریف ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

قرآن حکیم صلوۃ اور سلام دونوں کا ہے ۔جبکہ بعض لوگ درود ابراہیمی پر ہی اصرار کرتے ہیں ۔ درود ابراہیمی پڑھنے میں مضائقہ نہیں ۔مگر سوال یہ ے کہ کیا درود ابراہیمی حکم قرنی پورا کرتا ہے ۔صاف ہے ۔کہ نہیں کرتا ۔اس لئے کہ اس میں صلوۃ ہے ۔سلام نہیں ہے ۔تو پھر دوسرا سوال ہے کہ ہم نماز میں کیا کرتے ہیں ۔نماز میں اسلام علیکم ایھا النبی کہہ کرسلام پہلے پیش کرتے ہیں ۔اور صلوۃ بعد میں ۔ یوں حکم قرآن مکمل ہوا تا ہے ۔

حضرت مام شافعی کےنزدیک نماز سے باہر درودابراہیمی پڑھنا مکروہ ہے۔حنفیوں کے نزدیک نہیں ۔اس لئے اچھا ہے کہ اوپر درج شدہ صلوۃ وظیفہ ہو۔حکم قرآنی پر عمل ہوجائے ۔

نمبر 24 ☆ درود تاج شریف

درود تاج شریف دلائل الخیرات کی طرح نہایت ہی موثر اور مقبول وظیفہ ہے صدیوں سے ہر سلسلہ کے اولیاء کرام اور ہر مسلک کے علماءِ کرام پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ اِس درود تاج پر نہ کسی نے اعتراض کیا نہ ہی کسی نے شرعی حیثیت سے اُسے نا جائز کہا نہ اِس کی عربیت پر کسی قسم کا اعتراض کیا۔ بلکہ تمام نے متفقہ طور پر نہ صرف ورد زبان بنایا بلکہ روحانیت کی جلاء کے لئے اکسیر سی تاثیر کا اظہار فرمایا۔ بلکہ حل المشکلات کا تیر بہدف نسخہ بتایا۔ اور بالخصوص حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے تو کیمیاء سے بڑھ کر فرمایا۔ الغرض دین و دنیا میں کامیابی کے لئے حضور علیہ السلام کی زیارت اور شفاعت کے لئے یہ درود مجرب ثابت ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ بعد نماز عشاء صاف لباس پہن کر خوشبو لگائیں اور پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر اِس درود تاج کو ایک سو مرتبہ پڑھیں اور سو جائیں حتیٰ کہ ہر جمعہ کی شب اِس عمل کو دہراتے رہیں انشاء اللہ زندگی میں ہی مرنے سے پہلے آقا علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

نمبر 1 ☆ جو شخص یہ چاہے کہ میرا سینہ کینہ سے پاک ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر روز صبح بعد نماز فجر سات مرتبہ بعد نماز عصر تین مرتبہ اور بعد نماز عشاء تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سینے پر ہاتھ پھیرے انشاء اللہ صفائی قلب کے لئے بہترین عمل ہے

نمبر 2 ☆ اگر کسی شخص پر آسیب یا جن ہو تو گیارہ مرتبہ اس درود تاج کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پانی پلایا جائے اور اُس مریض پر دم بھی کیا جائے انشاء اللہ اِس درود

تاج کی برکت سے آسیب دفع ہو جائے گا۔

نمبر 3 ☆ جس شخص کو اپنے دشمن سے جانی ومالی خطرہ ہو یا ظالم حاکم سے واسطہ ہو یا رنج وغم میں مبتلا ہو یا تنگ دست ہو تو وہ شخص چالیس راتیں مسلسل لگاتار ہر روز اکتالیس مرتبہ اس کو پڑھے انشاءاللہ امان پائے گا روزی رزق میں کشادگی ہوگی رنج و الم دور ہو نگے حاسدوں کے حسد سے بچے گا اور بہر حال زیارت نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بھی مشرف ہوگا۔

نمبر 4 ☆ یہ درود پاک ہر روز بعد نماز عشاء 40 مرتبہ 40 روز تک پڑھا جائے انشاء اللہ سرکار کرم فرمائیں گے۔ زیارت نصیب ہوگی۔ مگر یہ سوچ ہونی چاہیے سرکار علیہ السلام کرم فرمائیں گے۔ میرے پڑھنے پڑھانے کا کام نہیں۔

طریقۂ تلاوت درودِ تاج ☆ سب سے پہلے مسواک کرے منہ سے سگریٹ پیاز دیگر بدبودار چیزوں کی کثافت دور کر کے بعد ازاں وضو کر کے پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر مقررہ طریقہ سے اس کی تلاوت کرے انشاءاللہ کامیابیاں مقدر بن جائیں گی۔

درودِ تاج کے بارے میں آقا علیہ السلام کی نوید مسرت ☆ عالم اسلام کے معروف عالم دین حضرت مولانا قاری محمد سلیمان صاحب پھلواری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ''صلوۃ وسلام'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی تو درود تاج آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کیا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ درود تاج آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہے آقا اِسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اجازت

دے دیجئے کہ اسے ایصال ثواب کے وقت ختم شریف میں پڑھ دیا کریں۔تو نبی کریم ﷺ نے منظور فرما کر اجازت عطا کر دی۔

تعارف حضرت شیخ شاذلی ☆ حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب المیزان الکبریٰ کے صفحہ نمبر ۴۴ اور امام یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب جواہر البحار شریف کے اندر حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ اِس درود شریف کو بارگاہ رسالت میں پیش کرنے والے حضوری ولی تھے۔یعنی حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ وہ عارف کامل اور عاشق رسول صاحب حضوری مسلم بزرگ اور بلند پایہ ولی کامل ہیں کہ نہ صرف وہ بلکہ اُن کے شاگر دِ رشید حضرت شیخ ابوالعباس مرسی وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ہمیں آنکھ جھپکنے کی مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے حجاب ہو جائے تو ہم اپنے کو مسلمانوں میں شمار نہ کریں۔

درود تاج کیا ہے ☆ یہ بھی درود شریف ہے جیسے دوسرے درود شریف ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اِس درود تاج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وہ صفات اور القابات ہیں جو آپ کی شان کے شایاں ہیں۔درحقیقت تو آپ کی شان وراالوریٰ ہے اور اِن القابات اور صفات سے کروڑوں درجے بلند و بالا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ہرگز ضرورت محسوس نہیں کرتا اِس لئے کہ ہر عالم اور عاشق رسول اِس سے باخبر ہے کہ سرکار علیہ السلام کی ذات پاک کی صفات یا القابات نہ تحریر میں سما سکتی ہیں نہ بیاں میں آسکتیں ہیں۔مگر ہم گناہگار اپنے ایمان کی جلاء کے لئے اور تازگی اور عقیدے کی پختگی کے لئے اپنی زبان سے ہمیشہ سرکار علیہ السلام کی تعریف میں بولے

اور لکھے جانے والے القاب اور صفات اور کمالات کو بیان کرتے ہیں۔اور درودتاج بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ ہم ہر وقت صبح وشام لیل ونھار اِس کو بطور درود پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں سرکار علیہ السلام کی محبت اور سچا عشق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(نوٹ)۔عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اطمینان اور سرور قلب کے لئے ذیل میں درودتاج پیش کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اِس کا ترجمہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔مزید یہ کہ درودتاج میں سرکار علیہ السلام کی صفات اور تمام القابات کی الگ الگ مگر مختصر تشریح بھی کی جائے گی تاکہ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سینہ نور ایمان سے منور ہوجائے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

درود تاج شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
اے اللہ رحمت فرما ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تاج
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ
اور معراج والے اور براق اور بلندی والے پر۔ بلیات وباء اور قحط
وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی
اور مرض دُکھ اور مصیبت کے دُور کرنے والے۔ جن کا اِسم گرامی لکھا ہوا ہے بلند ہے
اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ
اور اللہ کے نام کے ساتھ جُوا ہوا ہے۔ لوح محفوظ اور قلم میں رنگ آمیز کیا ہوا ہے
عرب اور عجم کے سردار جن کا جسم مبارک ہر عیب سے مبراء خوشبو کا منبع انتہائی پاکیزہ
مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِالدُّجٰی
نور علیٰ نور اپنے گھر اور حرم میں اِن تمام احوال کے ساتھ آج بھی
موجود ہے۔ صبح کے روشن اور خوشنما سورج چودھویں رات کے چاند
صَدْرِ الْعُلٰی ط نُوْرِ الْھُدٰی ط کَھْفِ الْوَرٰی ط مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط
بلندی کے ماخذ ہدایت کے نور مخلوق کی جائے پناہ۔ تاریکیوں کے چراغ بہترین خلق و عادات والے
شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ
اُمتوں کی شفاعت کرنے والے سخاوت اور کرم کے والی پر درود و سلام
اور اللہ اُن کا محافظ ہے اور جبریل امین اُن کے خادم ہیں
وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ
اور براق اُن کی سواری ہے اور معراج اُن کا سفر ہے ۔اور سدرۃ المنتہٰی ان کا مقام ہے اور قاب
قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ
قوسین یعنی کمال قرب الٰہی اُن کا مطلوب ہے اور مطلوب یعنی

کمال قرب الٰہی وہی مقصود ہے اور مقصود حاصل ہو چکا ہے
سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ
تمام رسولوں کے سردار تمام انبیاء کے بعد آنے والے گناہ گاروں
کی شفاعت کرنے والے مسافروں اور اجنبیوں کے غمگسار
رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ
تمام جہانوں پر رحم فرمانے والے عاشقوں کی راحت مشتاقوں
کی مراد جملہ ھائے عارفوں کے سورج
سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ
سالکوں کے چراغ مقربین کی شمع فقیروں پردیسیوں
وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِالثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا
اور مسکینوں سے محبت اور اُلفت رکھنے والے جنات اور انسانوں کے سردار حرم مکہ اور حرم مدینہ کے
نبی۔ بیت المقدس اور خانہ کعبہ دونوں قبلوں کے امام
فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ
دنیا و آخرت میں ہمارے وسیلہ۔ قاب قوسین کی نوید والے مشرقوں
وَ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ
اور مغربوں کے رب کے حبیب۔ امام حسن اور امام حسین
کے نانا اور ہمارے آقا جملہ جن و انس کے والی
اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُاللّٰہِ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِاللّٰہِط یَآاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ
یعنی ابوالقاسم محمد بن عبداللہ اللہ کے نور میں سے عظمت اور رفعت
والے نور پر درود و سلام اِن کے نور جمال کے عاشقو
بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○
خوب صلوۃ و سلام بھیجو اُن کی ذاتِ والا صفات اور اُن کے آل و اصحاب پر۔

تشریح درودِتاج شریف

صَاحِبِ التَّاجِ ☆تمام محدثین ومفسرین حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کوصاحب التاج مانتے ہیں۔دلائل الخیرات شریف میں آپ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم صاحب التاج بھی ہے اِس کی شرح میں امام محمد المہدی بن احمد القاسمی جو کہ گیارہویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہوئے ہیں۔امام یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ جواہر البحار جلد اول صفحہ نمبر ۵۶ میں اِن کا قول نقل کرتے ہیں کہ صاحب التاج سے مراد سرکار علیہ السلام کا عمامہ شریف ہےاور یہ صرف اور صرف آپ کا خاصہ ہے۔انبیاء کی جماعت میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمامہ شریف کو استعمال فرمایا ہے دیگر کسی نبی نے عمامہ کا استعمال نہیں کیا۔اس لئے سرکار علیہ السلام کو صاحب التاج کہا جاتا ہے۔

صَـاحِـبِ الْـمِعْرَاجِ ☆نصِ قطعی سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام رجب المرجب کی ستائیویں رات بحالتِ بیداری بجسم ظاہری معراج شریف کیلئے تشریف لے گئے وہاں جس مقام تک آپ علیہ السلام تشریف لے گئے وہاں اِس سے پہلے نہ کوئی گیا اور نہ ہی قیامت تک کوئی جاسکتا ہے اِس لئے آپ کو صاحب المعراج کہا جاتا ہے۔

صَـاحِبِ الْبُرَّاقِ ☆جب معراج شریف نصِ قطعی سے ثابت ہےتو پھر آپ کا صاحب براق ہونا خودبخود ثابت ہو جاتا ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت ساتھ تھی اوراس کے ساتھ ایک براق بھی سواری کے لئے حاضر تھا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم براق پر سوار ہو کر اپنے رب سے

ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اِسی لئے آپ کو صاحب براق کہتے ہیں۔

صَاحِبِ الْعَلَمْ ☆ آپ کی اِس صفت مبارکہ سے بھی کسی کو اختلاف نہیں ہے حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ جلد دوئم میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کئی جھنڈے اور عَلَم تھے ایک عَلَم سیاہ تھا جس کا نام عقاب تھا دوسرا عَلَم سفید تھا۔

دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ ☆ آپ کی اِس صفت مبارکہ کی تشریح سے پہلے ہمیں یہ تعین کرنا ہوگا کہ ''بلاء'' کس بلاء کا نام ہے۔اور وہ کونسی بلاء ہے جس کے لئے حضور علیہ السلام دافع نہیں۔ بلکہ آپ کی ذات والا صفات کا مقام تو اِس سے بھی بلند و بالا ہے۔

آپ کے غلاموں صحابۂ کرام اہل بیتِ اطہار اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی دُنیا والوں سے لاکھوں بلکہ بے شمار بلاؤں کو دفع فرمایا۔ بلکہ ہمارا اہل سنت و جماعت کا تو یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ہی دافع بلاء کے لئے کافی ہے۔

نمبر 1 ☆ کُفر سے بڑھ کر کون سی بلا ہوگی اِسے کس نے ٹالا یہ تمام دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کفر جیسی بلا کو سرکار علیہ السلام نے دفع کیا۔

مگر اس حقیقت کا اعتراف وہ ہی کرے گا جس کے اندر ایمان کی حرارت ہوگی۔

احسان فراموش تو ہے ہی احسان فراموش امام اہلسنت محدث بریلوی شاہ احمد رضا خان بریلوی اسی مقام پر فرماتے ہیں کہ

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

نمبر2 ☆ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ہر اُمت دُنیا میں ہی عذاب میں مبتلا ہو جاتی تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی آمد کے بعد پہلے سجدے سے لیکر تا قیام قیامت نزول عذاب کی بلا سے بچایا ۔ مالک کائنات کا ارشاد گرامی ہے ۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ○

(ترجمہ ☆) آپ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ لوگوں کو عذاب نہیں دے گا۔

نمبر3 ☆ قیامت کا منظر سامنے رکھیں وہ ہزار بلاوؤں کا مجموعہ ہے اِس دن کے عذاب سے اِس دن کی سختی سے بڑی بلا کون سی ہو گی ۔ اس دن خدا کے عذاب سے بچنے اور خدا کی رحمت کی طلب اور بخشش و مغفرت کے حصول کے لئے سب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی راہ تک رہے ہونگے اور جن کو حضور جنت میں داخلہ دلوائیں گے وہی جنت میں جائیں گے ۔

نمبر4 ☆ جیسا کہ حضور علیہ السلام کا دافع البلاء ہونا سمجھ میں آ گیا ہو گا اِسی طرح آپ کا دافع الوباء بھی سمجھ میں آ جائے گا۔

نمبر5 ☆ سرکار علیہ السلام کی آمد سے پہلے مدینہ منورہ کو یثرب کہا جاتا تھا یثرب کا ماخذ ثرب ہے یا تثریب ۔ثرب کے معنی ہیں ''فساد'' وہاں کی ہر چیز فاسد تھی جو وہاں آتا زہریلے بخار اور شدید امراض میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کی آمد

سے پہلے کچھ صحابہؓ یثرب پہنچے تو شدید قسم کے بخار اور مختلف امراض کا شکار ہو گئے وہ بیماری کی حالت میں مکہ مکرمہ کو یاد کر کے روتے تھے جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے دُعا فرمائی حضور کی دُعا اور قدموں کی برکت سے نہ صرف مدینہ کی بیماریاں دُور ہوئیں بلکہ اُس کے بعد سے مدینہ پاک کی خاک پاک بھی دردوں کی دوا اور مرضوں کی شفا بن گئی۔

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمْ ☆حضور علیہ السلام کی اِن صفات پر بے شمار دلائل دیئے جاسکتے ہیں کئی دفتر درکار ہیں مگر طوالت کے پیش نظر اختصار سے کام لیتے ہوئے چند سطور پیش خدمت ہیں۔

نمبر1 ☆وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَم ۔سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب شکم مادر میں منتقل ہوئے تو اُس رات و دِن کی برکت سے اللہ رب العزت نے اِس زمین پر خیر و برکت کا نزول کیا اور قحط دور فرمایا جس رات کے بعد بارہ ربیع الاول شریف کی صبح ولادت تھی اُس صبح کو اللہ کریم نے شیطان کا داخلہ آسمانوں پر بند فرما دیا روئے زمین کے تمام بُت اوندھے ہو کر گر گئے۔دُنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت پلٹے گئے۔اِس رات ہر گھر روشن اور منور ہوا پوری کائنات آپ کے نور سے جگمگا اُٹھی۔کوئی جانور ایسا نہ تھا جس کو قوت گویائی نہ دی گئی ہو۔اور اُس نے آپ کے آنے کی گواہی نہ دی ہو۔مشرق کے پرندوں نے مغرب کے پرندوں کو خوشخبری سنائی۔

ایسے میں قریش شدید قحط میں مبتلا اور تنگی سے وقت گزار رہے تھے تمام درخت خشک اور جانور لاغر ہو گئے تھے آپ کی آمد کے بعد رب کائنات نے بارش دی اِس جہان کو

سرسبز وشاداب کیا درختوں میں تازگی آئی خوشی اور مسرت کی ایسی لہر دوڑی کہ قریش نے اِس سال کا نام سنتہ الفتح والابتہاج رکھا۔ اِس سے بڑھ کر کیا دافع قحط ہو کہ عالم دنیا میں ابھی قدم نہیں رکھا اور قحط دور کر دیا۔

نمبر2 ☆ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب سے آپ میرے گھر تشریف لائے میری کھیتیاں سرسبز وشاداب ہو گئیں جن بکریوں کا دودھ خشک ہو گیا تھا وہ اتنا دودھ دینے لگیں کے میرے گھر کے برتن ختم ہو گئے مگر بکریوں کا دودھ ختم نہ ہوتا تھا۔

نمبر3 ☆ آپ کی آمد سے پہلے مکہ مکرمہ میں سخت قحط سالی تھی قریش قریب ہلاکت کے پہنچ چکے تھے حضرت عبدالمطلب کی بھتیجی رقیہ فرماتی ہیں کہ اتفاق سے ایک رات میں نے خواب بلکہ بیداری میں دیکھا کہ ھاتف غیبی سے آواز آئی اے قریش پیغمبر آخرالزماں کے ظہور کا وقت قریب ہے تم اِس کی پیروی کرو گے تو تم کو بارش وفراوانی نصیب ہو گی۔ فی الحال تم لوگ اپنی قوم میں گورے رنگ والا بلندی مائل کشادہ دراز ابرو اعلیٰ حسب ونسب سے شخص کہو کہ وہ اپنے فرزند صغیر کولیکر باہر آئے اور ہر خاندان قریش میں سے ایک شخص غسل کر کے خوشبو لگا کر اُس کے پیچھے جاوے اور سات بار۔ کوہ ابوقبیس پر جا کر طواف کر کے اپنے فرزند کو آگے کر کے اُس کے وسیلے سے اللہ سے دُعا مانگے باقی لوگ آمین کہیں تا کہ اللہ بارش دے۔ رقیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے صبح کو اِس واقعہ کی اطلاع کسی شخص کو کی تو اُس نے کہا کہ قسم ہے حق حرم کی وہ شخصیت عبدالمطلب ہے چنانچہ ھاتف غیبی کی آواز کے مطابق تمام نے عمل کیا تو اِس قدر بارش ہوئی کہ جھیلیں بھر گئیں جگہ جگہ تالاب بن گئے کھیتیاں سرسبز وشاداب ہو گئیں

لوگوں سے قحط دور ہوگیا اور زمین کی خشکی دور ہوگئی۔

نمبر 4 ☆ وَالْمَرَضِ ۔ سرکار علیہ السلام دنیا میں آئے ہی لوگوں کے دلوں کے مرض اور ظاہری باطنی مرضوں کے علاج کے لئے تھے آپ کی نگاہ جس طرف اٹھتی گئی مرض دور ہوتے گئے لوگ شفا سے فیض یاب ہونے لگے۔

ایک مرتبہ سرکار علیہ السلام رمّی جمار فرما رہے تھے کہ ایک عورت خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی آقا میرا بچہ فاترالعقل ہے اِس کے لئے دعا فرمائیں آقا علیہ السلام نے فرمایا برتن میں پانی لے آؤ۔ سرکار علیہ السلام نے اِس پانی سے اپنے دستِ مبارک اور چہرہ انور کو دھویا اور اس میں اپنا لعابِ دہن ڈال کر دُعا کی اور فرمایا کہ جا اِس پانی سے اپنے بیٹے کو غسل دے دے تیرا بیٹا تندرست ہوجائے گا وہ صحابیہ پانی لیکر چلی تو ایک صحابی آگے بڑھے اور اس عورت سے کہنے لگے کہ اِس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے دو۔ اُس نے تھوڑے سے پانی میں سے کچھ اُسے دے دیا اور گھر جا کر اپنے بیٹے کے جسم پر وہ پانی ڈال دیا وہ صحابیہ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد سے میرا بیٹا اِس قدر صحت مند ہوگیا جیسا کہ کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔

نمبر 5 ☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ خراب ہوگئی حتیٰ کہ آنکھ سے پانی بہنے لگا آنکھ باہر آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے باہر آئی ہوآنکھ کو اندر رکھ دیا آپ کے دست مبارک کی برکت سے وہ آنکھ پہلے سے زیادہ بہتر اور جمالدار ہوگئی۔

نمبر 6 ☆ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی آنکھ کا واقعہ مشہور کتب کثیرہ میں موجود

ہے آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھی کہ سرکار علیہ السلام نے قریب بُلا کر اپنا لعاب دہن لگایا اُس کے فوراً بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں اور وہ کفر کے مقابلے کے لئے جنگ میں تشریف لے گئے۔

نمبر 7 ☆ایک صحابی رسول خیبر کی جنگ میں تلوار لگنے سے زخمی ہوگئے وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آکر عرض کی حضور سخت تکلیف ہے ٹانگ میں تلوار کا ضرب کاری لگ چکا ہے آقا علیہ السلام نے اُس کی ٹانگ پر پھونک ماری اُس کے بعد اُس صحابی کو تا زندگی دوبارہ اُس زخم پر درد بھی نہ ہوا۔

نمبر 8 ☆سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں انسان تو انسان درند چرند پرند حیوان الغرض کہ مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہو جس کے درد والم کو سرکار نے دور نہ کیا ہو ہرنی کا پکارنا اونٹ کا بلبلانا پتھروں کا بولنا اور حجاز مقدس کے تمام رہنے والے حضرات کے رنج والم کو دور کرنا تاریخ اور سیرت کی کتب سے ثابت ہے بلکہ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ سرکار کی بارگاہ وہ بارگاہ ہے جہاں

دُکھ درد و الم سب کٹتے ہیں
حسنین کے صدقے بٹتے ہیں

اور آج بھی حضور علیہ السلام لوگوں کے دکھ درد والم میں شریک ہیں اور قیامت کے دن بھی اپنے غلاموں کے درد والم میں شریک ہونگے۔ میرے آقا کی شان ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ٥

اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ ☆ کائنات کے ذرے ذرے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام نامی اِس جگہ موجود ہے جہاں خداوند عظیم کا نام موجود ہے۔ قرآن کریم میں خداوند قدوس نے فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔ اِس سے پہلے کہ ہم سرکار کے اسم مبارک کی تشریح کریں یا اِس کے کمالات پیش کریں آپ کو ایک قاعدہ جو ہم تک بزرگوں کے ذریعے سے پہنچا ہے عرض کروں۔

قاعدہ یہ ہے ☆ اِسے ایک قاعدے کے ذریعے سے سمجھیں۔ حروفِ ابجد قمری کے لحاظ سے ہم اِس پاک نام کو اِس طرح لکھیں گے۔ م۔ح۔م۔د۔ یہ ترکیب مکتوبی کہلاتی ہے۔ ترکیب مکتوبی کو ترکیب ملفوظی میں اِس طرح لکھا جائے گا۔ میم۔حا۔میم۔دال۔ اِس ترکیب کا پہلا حرف بنیات کہلاتا ہے۔ ابجد قمری کے لحاظ سے بنیات کی قیمت جمع کی جائے۔ ۵/یم + ۱/۱× ۵۰/یم × ۳۱/ال۔ اِس کی حاصل قیمت ۱۳۲ کے عدد کو حروف میں بدلئے ق/۱۰۰۔ل/۳۰۔ب/۲۔ لفظِ قلب اِس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ نام نامی اسم گرامی ''محمد'' صلی اللہ علیہ والہ وسلم کُل کائنات کا قلب ہے اور قلب ہے تو ساری کائنات ہے۔ قلب نہیں تو کائنات نہیں۔ قلب منبع حیات ہے۔ جس طرح انسانی زندگی میں جسم قلب کا محتاج ہے اِسی طرح کُل کائنات اپنے قلب یعنی باعث تخلیق کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محتاج ہے۔ اِسی مقام پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے خوب فرمایا۔

ہے اُنہی کے دم بقدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

سکھوں کے معروف پیشوا بابا گرونانک نے مذکورہ حقیقت کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے۔

نام لیو جس اچھر کا چوگنا کریو یار
دو مِلا کر پنج گن کریو بیسو دَیو اُڈار
حاصل کرنو گن کر کے دود ٹیو مِلا
اِس بدھی سے نانکا محمد نام لیئو بنا

یعنی کائنات کی کسی بھی شے کے ابجد عدد نکال کر چار گنا کر کے اِس میں دو جمع کریں اور پانچ گنا کر کے بیس سے تقسیم کریں باقی جو بچے اُس کو نو گنا کر کے دو جمع کریں۔ اِس طرح حاصل (۹۲) بانوے آئے گا جو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے عدد ہیں۔ مثلاً لاہور ہے۔ ۳۰/ل + ا/۱ + ہ/۵ + و+۶/۴ + ۲۰۰/ر=کُل دوسو بیالیس (۲۴۲) ہوئے جب یہ چار گنا کئے گئے تو بن گئے نوسو اڑسٹھ (۹۶۸) دو جمع کئے تو نوسو ستر (۹۷۰) پھر پانچ گنا زیادہ کئے گئے بن گئے ۴۸۵۰۔ پھر بیس سے تقسیم کئے گئے باقی بچے دس۔ پھر نو گنا کئے گئے بن گئے نوے (۹۰) پھر دو ملائے تو بنے بانوے (۹۲)۔ محمدؐ کے عدد ۹۲ ہیں۔

مَــرْفُــوْعٌ ☆حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ نام مبارک مرفوع سے مراد بلند و بالا جیسا کہ قرآن عظیم میں رب کائنات نے فرمایا **وَرَفَعْـنَـا لَکَ ذِکْرَکَ** محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ کائنات میں سرکار علیہ السلام کے نام نامی اسم گرامی

سے زیادہ کسی کے نام کو اتنا خداوند کریم نے بلند نہیں کیا جتنا اپنے حبیب کے نام کو بلند کیا۔ اور ایسا بلند کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب عرشِ معلّٰی پر دیکھا تو خدا کے نام کے ساتھ خدا کے محبوب کا نام جنت کے دروازے پر دیکھا تو خدا کے نام کے ساتھ اُس کے حبیب کا نام کلمے میں دیکھو خدا کے نام کے ساتھ خدا کے پیارے کا نام اذان میں قرآن میں نماز میں مکاں میں لامکاں میں عرش پر فرش پر لوح پر قلم پر کائنات کے ذرے ذرے میں جہاں خدا کا نام ہے وہاں وہاں پر اللہ کریم کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی ہے اِسی لئے اس کو مکتوبٌ مرفوع کہا جاتا ہے۔

مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ ☆ مواہب اللدینہ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اسمائے مبارکہ کے ضمن میں ارقام فرمایا ہے کہ

الْـمُشْـفَـعُ الْمَشْفُوْعٌ ☆ دونوں حضور علیہ السلام کے مبارک نام ہیں درودِ تاج میں لفظ مَشْـفُـوْع الشفع سے ماخذ ہے اور الشفع متعدی ہے اور اس کا اسم مفعول مَشْفُوْع ہے جو مقرون اور جفت کے معنٰی میں ہے اور اِسـمُـهٗ مَشْفُوْع کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے کلمے میں اذان میں تکبیر میں اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مبارک نام ملایا۔ یہ مقرون کے معنٰی ہیں اور اذان و اقامت میں اِسے وتر یعنی طاق نہیں رکھا بلکہ اِسے جفت بنا دیا۔ مؤذن اور مکبر اذان و تکبیر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام ایک بار نہیں بلکہ دوبار پکارتا ہے اور یہی طاق کو جفت بناتا ہے۔ اسم الٰہی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک کا متصل ہونا اور اذان و تکبیر میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام کا دوبار پکارنا اِسـمُـهٗ

مَشْفُوْع کے معنیٰ ہیں اور یہ بالکل واضح برمحل اور مناسب ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم شافع ہیں شفیع ہیں مشفع ہیں یعنی شفاعت کرنے والے ہیں مقبول شفاعت ہیں ہر گناہگار کی شفاعت حضور اکرم فرمائیں گے۔

مَنْقُوْسٌ فِیْ اللَّوْحِ وَالْقَلَمْ ☆آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لوح پر قلم پر جنت میں جنت کے درختوں پر درختوں کی ہر ٹہنی پر ہر ٹہنی کے پتوں پر عرش معلیٰ پر الغرض کہ ہر جگہ پر نقش ہے اور وہ بھی اِس انداز سے کہ جس پر خداوند کریم کا نام مبارک نقش ہے اِس جگہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی نقش ہے اِسی لئے آپ کو منقوش فی اللوح والقلم کہا گیا ہے۔اِسی مقام پر علامہ اقبال نے خوب کہا۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ ☆حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیّد العرب والعجم ہیں بلکہ جملہ عالمین کے آقا و مولیٰ ہیں قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ o

ترجمہ ☆اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

جَسْمُہٗ مُقَدَّسٌ ☆حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جسم مقدس اتنا مقدس ہے کہ ایسا کسی کا جسم مقدس نہیں سرکار علیہ السلام کے جسم مقدس کی نہ کوئی مثل ہے نہ مثال آپ پیدائشی طور پر طاہر و مطہر و معطر و معنبر ہیں۔

مُعَطَّرٌ مُطَھَّرٌ ☆آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ

وہ خوشبودار تھا۔ جسمِ اقدس کی خوشبو اتنی نفیس و دلربا تھی کہ کوئی خوشبو مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ بوقت ولادت خوشبوؤں کے ہلّے پھوٹے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب سرکار علیہ السلام کو لیکر اپنے گاؤں میں داخل ہوئی تو پورا قبیلہ بنو سعد کے گھروں میں خوشبو آنے لگی آپ کے جسم اطہر کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ آپ کے جسم کا سایہ نہ تھا۔ ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ جب آپ زمین پر قدم رکھ کر چلتے تو آپ کے جسم پر آسمان سے بادل کا ٹکڑا سایہ کرتا تھا۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ آپ کے جسم سے بڑھ کر کستوری یا عطر کو نہیں پایا۔

آپ کے جسم اطہر کی خاصیت یہ بھی تھی کہ اگر کوئی صحابی آپ سے معانقہ کرتا اور اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس سے چلے جاتے تو اس کے جسم میں بھی وہی خوشبو پیوست ہو جاتی تھی جو آپ کے جسم اطہر میں تھی اور وہ کافی کافی دن تک موجود رہتی۔ آپ کے جسم معطر کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ آپ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستے بھی خوشبو سے مہک اُٹھتے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ جب صحابہ نے آپ کو تلاش کرنا ہوتا تو وہ مکہ مکرمہ کی گلیوں کو سونگھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جب سرکار علیہ السلام کا وصال باکمال ہوا تو میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غسل دیا۔ غسل کے وقت بھی آپ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو کے ھلّے شروع ہوئے کہ ہم نے ایسی خوشبو نہ سونگھی اور نہ سُنی۔

نمبر 2 ☆ آپ کے جسم مطہر کا کیا کہنا کہ جسم اطہر کی طہارت وہ اشیاء (فضلات) جو

دوسرے بشروں کے بدبودار اور پلید ہیں۔ وہ آپ کے طاہر اور مطہر بلکہ معطر و معنبر تھے مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خون مبارک نہ صرف پاک بلکہ اِس میں عجیب قسم کی مہک تھی ایک موقع آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پچھنے لگوائے اِن کی وجہ سے خون برتن میں جمع ہوا وہ آپ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اے عبداللہ جاؤ یہ خون جو برتن میں جمع ہے اِس کو زمین میں دفن کرآؤ۔ عبداللہ بن زبیر باہر آئے اور سوچنے لگے اِسے کہاں دفن کروں پھر دل میں خیال آیا کہ آج موقع ہاتھ میں ہے۔ کیوں نہ اِس کو پی ہی لوں۔ شاید ایسا موقع دوبارہ نہ ملے۔ چنانچہ انہوں نے اِس تمام خون کو پی لیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اِس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ زبیر تمہارے جسم کو جہنم کی آگ نہ جلا سکے گی۔

اِس واقعہ کے بعد لوگوں نے عبداللہ بن زبیر سے پوچھا کہ بتایئے خون کا ذائقہ کیسا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ شہد کی طرح میٹھا اور اس کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔

نمبر 3 ☆ حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب سے عبداللہ بن زبیر نے سرکار علیہ السلام کا وہ خون پیا تھا اِس روز سے تا دم آخر اُن کے منہ سے خوشبو ہی آتی رہی حتیٰ کہ بعد از وصال بھی خوشبو آتی رہی۔

نمبر 4 ☆ صحابہ اور صحابیات کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بول مبارک پینا نصیب ہوا۔ اُنہوں نے عمداً بول سمجھ کر پیا اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اِس کا علم ہوتا تو بجائے ناراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے۔

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک

رات اُٹھ کر ایک جانب برتن میں پیشاب فرمادیا۔ اچانک مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اُس برتن کو اُٹھایا اور پانی سمجھ کر پی لیا صبح کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خالی برتن دیکھ کر دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا آقا وہ تو میں نے پی لیا یہ سُن کر سرکار علیہ السلام نے فرمایا تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہیں ہوگی۔ نسیم الریاض جلد اوّل صفحہ نمبر ۴۴۹ ۔ ۴۴۸

گل گلاب اندر ☆ حدیث پاک میں ہے کہ جو چاہے کہ اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہو اُسے چاہیے کہ وہ گلاب کے پھول کو سونگھے اِس لئے کہ معراج کی شب آپ کے مبارک پسینہ سے پیدا ہوا ہے۔

گلاب کی خوشبو ☆ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گُل سفید اللہ تعالٰی نے میرے پسینے سے پیدا کیا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ گُل سرخ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پسینے سے پیدا ہوا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینے کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین اِس سے گُلِ سُرخ پیدا ہو گیا۔ جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔

مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتَ وَالْحَرَمِ ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت منور بھی ہے۔ منور سے مراد دونوں جہانوں کو روشن کرنے والے۔ البیت سے مراد بیت اللہ شریف اور الحرم سے مراد حرم نبوی علی صاحبہ الصلو ۃ والسلام۔ یہ قید بھی اتفاقی ہے۔ اِس لئے کہ آپ صرف حرمین میں نور علی نور نہیں بلکہ آپ علی الاخلاق نور ہیں جس پر مالک کائنات کا قرآن شاہد ہے۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ o ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ o ایک اور جگہ ارشاد فرمایا یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا o وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا o کہیں فرمایا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ o اسی طرح ایک اور مقام واضح کیا۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ o

عقیدہ اہلسنت ☆ یہ مسئلہ مسلمہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے پہلے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور ہمیں اِس نور عظیم کی پہچان کرانے کے لئے قرآن حکیم میں صاف صاف بیان فرمادیا۔ بڑے بڑے مفسرین اور محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اِن آیات مذکورہ میں کلمہ "نُوْرٌ۔ مَثَلُ نُوْرٌ۔ سِرَاجًا مُّنِیْرًا" اور "نُوْرَ اللّٰہِ" سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وجود باجود (یعنی جسم اطہر) مراد لیا ہے جس کی تفصیل اہل سنت کی کتابوں کے علاوہ دیوبندیوں کے نام نہاد حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی نشر الطیب باب نور۔ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کی امداد اسلوک صفحہ نمبر 201 کے علاوہ دیگر کتابوں میں موجود ہے۔

احادیث مبارکہ ☆ اِس سلسلہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کے یا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا تو سرکار نے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا تھا۔

دلائل النبوۃ۔ مدارج النبوۃ۔ خصائص کبریٰ۔ نشر الطیب۔

شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ضحیٰ کے آفتاب ہیں یہ صرف اظہار کمال کے لئے ہے وگرنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ جملہ کائنات کے آفتاب ہیں۔علاّمہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں اِس آیت کے تحت رقم طراز ہیں کہ شمس سے مراد آفتاب اور ضحیٰ سے مراد اِس کی روشنی کی قسم ہے یعنی طلوع کے وقت آفتاب کی روشنی صاف ہوتی ہے۔رب العلمین قسم کھا کر کہہ رہا ہے۔اے محبوب آپ شمس بھی ہیں اوراس کی روشنی بھی ہیں۔اور یہ حقیقت ہے کہ سرکار علیہ السلام کی آمد سے قبل یہ جہان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا آپ کی آمد سے اور آپ کے نور نبوت سے اِس جہان کو روشنی ملی۔

بَدْرُ الدُّجیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ☆ بدر سے مراد مکمل چاند ہے اور ال دُجی سے مراد ظلمات اور کفرو ضلالت یعنی حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِس دھرتی پر چودہویں کا چاند بن کر تشریف لائے اور ظلمات کفر وضلالت کو آپ نے آ کر ختم کر دیا۔آپ کی آمد سے تاریکیاں ختم ہوئیں کُفر روانہ ہوا اور گمراہی دور ہوئی۔اِسی لئے آپ کو بدرالدجی کہہ کر پکارا گیا۔حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایسے آفتاب اور چودہویں کے چاند ہیں کہ آسمان پر چمکنے والا چاند بھی آپ کے نور اور حُسن کو دیکھ کر شرما جاتا ہے۔بلکہ اگر یُوں کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ آسمان پر چمکنے والے چاند میں جو نور موجود ہے وہ میرے آقا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خیرات ہے۔شمائل ترمذی کی حدیث ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے فرماتے ہیں چودہویں کا چاند اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔سرکار

علیہ السلام اپنی چارپائی پر آرام فرما رہے تھے کہ اچانک میری نگاہ آسمان کے چاند پر پڑی اُس کی چمک دمک کو دیکھا پھر حضور علیہ السلام کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے فیصلہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ انور آسمان کے چاند سے زیادہ حسین ہے۔

صَدْرُ الْعُلٰی ﷺ ☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس طرح اِس عالم کے مقتدا و پیشوا ہیں اِسی طرح عالم بالا یعنی آسمانی دنیا کے بھی مقتدا و پیشوا ہیں۔ یہ بات تو ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ اِس روئے زمین پر سرکار علیہ السلام مِنْ جَانِبِ اللّٰہ سب سے بڑے مقتدا و پیشوا ہیں۔ اِسی طرح عالم بالا یعنی آسمانی دنیا پر بھی مِنْ جَانِبِ اللّٰہ آپ ہی سب کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ اِس دنیا میں صرف آپ ہمارے ہی نہیں بلکہ سابقہ انبیاء کے بھی مقتدا و پیشوا ہیں جس کا ثبوت متعدد کتابوں اور قرآن حکیم سے ثابت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے بیت المقدس میں انبیاء کی امامت کی اُن کو نماز پڑھائی۔ اِسی طرح عالم بالا میں جب آپ بیت المعمور پر پہنچے تو خدا کے حکم سے وہاں بھی اذان ہوئی اور حضور علیہ السلام نے تمام فرشتوں کو نماز پڑھائی اور سب فرشتوں نے نماز آقا علیہ السلام کی اقتداء میں پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتوں کو نماز پڑھانے پر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میری اُمت کے لئے بھی ایسی ہی جماعت مقرر فرمائی جائے۔ ابھی دل میں خیال پیدا ہوا تھا کہ حکم خداوندی ہوا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم نے آپ کی یہ خواہش پوری کی اور آپ کی خواہش پر آپ کی اُمت کو نماز با جماعت کا عطیہ مرحمت کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ خالقِ کائنات نے فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہر جمعہ کو بیت المعمور میں فرشتے جس قدر عبادت کرتے ہیں اِس کا ثواب بھی آپ کے اُن اُمتیوں کو دونگا جو نماز جمعہ ادا کریں گے۔

نُوْرِ الْهُدٰی ﷺ ☆اِس کا معنٰی ہے نور ہدایت ۔یعنی سرکار علیہ السلام ایسے کامل نور ہدایت ہیں کہ اُمتی تو اُمتی بلکہ انبیاء ورُسل بھی آپ سے اکتساب فیض کرتے ہیں حضرت امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ۔ غُرْفًامِنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ٥

ترجمہ ☆انبیاء علیہم السلام سب کے سب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملتمس ہیں کہ ہمیں بھی دریائے کرم سے ایک چلو یا نظر از ابرِ کرم مل جائے۔کسی نے کیا خوب کہا۔

سب ہی نور ہیں لیکن ہے تفاوت اتنا
نیّر نور ہو تم سارے رسُول تارے

كَهْفِ الْــوَرٰى ﷺ ☆اِس کا معنٰی ہے جملہ مخلوق کی جائے پناہ ۔یعنی حضور علیہ السلام تمام مخلوقات کیلئے جائے پناہ ہیں ۔یعنی چارہ بے کساں ۔یعنی عالم دنیا۔ عالم برزخ ۔عالم عقبٰی میں ہر پریشان اور مصیبت زدہ کی جائے پناہ ہیں ۔جب کوئی بھی پناہ دینے والا نہ ہوگا تو اُس وقت نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پکار پکار کر کہیں گے۔اَنَا لَهَا ۔ اَنَا لَهَا ۔ آ جاؤ میں ہی تمہاری سفارش اور شفاعت کیلئے ہوں ۔اِسی طرح قبر میں بھی سرکار علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کے کرم کی وجہ سے بیڑا پار ہوگا اور اِسی طرح اِس دُنیا میں بھی ہر مصیبت زدہ کی فریاد سرکار علیہ السلام سُنتے ہیں۔
حضرت امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اِسی مقام کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اے انسان اے سرکار کے غلام جب مصیبت کی گھڑی آئے تو سرکار علیہ السلام کو ہی پکار اسی میں تیری نجات ہے آپ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

یَااَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مِنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَکَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ﷺ ☆ مصباح کا معنٰی چراغ اور ظلم کا معنٰی تاریکی۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تاریکیوں کا چراغ ہیں۔ اور حقیقت میں آپ نے آمد کے بعد سب سے بڑی تاریکی کفر و شرک اور گمراہی کی تمام جڑیں اُکھاڑ دیں۔ آپ نے اپنے نبوت کے چراغ سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں چراغ روشن کیئے۔

دیوبندیوں کے معروف عالم مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب امداد اسلوک صفحہ نمبر 201 پر رقم طراز ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ذات پاک چمکتا ہوا چراغ ہیں۔ اور آپ ایسے روشن چراغ ہیں کہ جو بھی اِس چراغ کے قریب ہوتا گیا وہ بھی روشن ہوتا گیا۔

جَمِیْلِ الشِّیَمِ ﷺ ☆ جمیل سے مراد بہت ہی خوبصورت الشیم سے مراد آپ کے بہترین خصائل یعنی آپ کی عادات و اخلاق۔ اللہ نے آپ کو ایسا جمیل پیدا کیا کہ خود خدا کو بنا کر سرور آ گیا اور عادات و خصائل ایسے کہ اُم المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہٗ فرماتی ہیں کہ: **کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنِ** ۔ یعنی آپ کی عادات قرآن ہی تھیں۔ اِس معنٰی پر آپ کا ظاہر و باطن قرآن ہی قرآن تھا۔

اِس لئے ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اِس بات کا تعین اور یقین کیا جائے کہ اللہ تعالٰی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اِس انداز سے پیدا فرمایا کہ نہ آپ سے پہلے کسی انسان کی تخلیق اِس طریقے سے ہوئی اور نہ ہی بعد میں کسی کی ہو گی۔ اور جو

کمالات آپ کوعطا فرمائے وہ نہ پہلے کسی میں تھے اور نہ ہی بعد میں کسی کو ملیں گے۔

شَفِیْعِ الْاُمَمِ ﷺ ☆اِس کا معنی ہے تمام اُمتوں کی شفاعت کرنے والے۔
یہ بات مسلمہ اور تسلیم شدہ ہے کہ روز محشر تمام نبیوں کی اُمتوں کی شفاعت کا سہرا امام الانبیاء سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر پر بندھے گا۔کوئی بھی نبی اپنی اُمت کے شفاعت نہ کریگا بلکہ ہر نبی اپنی امت سے کہے گا۔اِذْهَبُوْ اِلیٰ غَیْرِیْ جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ تو اُس وقت سرکار علیہ السلام اپنا دامانِ کرم کھول کر سب کو بلائیں گے۔اور فرمائیں گے۔اَنَا لَھَا۔ اَنَا لَھَا۔آ جاؤ میں ہی تم سب کی شفاعت کرنے والا ہوں۔بِاِذْنِ اللّٰہ۔

صَاحِبِ الْجُوْدِ والْکَرَمِ ﷺ ☆اِس کا معنی ہے عطا کرنے والا۔اور ایسے عطا کرنے والے کہ آپ کے جودو کرم کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے آپ کے جودو کرم کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔حضرت امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے تو صرف دو لفظوں میں ہی آپ کے جودوکرم کے بارے میں اجمالاً بتادیا کہ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّ تَھَا

ترجمہ☆آپ کے جود کا دُنیاو آخرت کی نعمتیں ایک حصہ ہیں۔
یعنی پوری دنیا اور آخرت کی نعمتیں آپ کے جودوکرم کے سامنے ایک حصہ کی مانند ہیں۔اس لئے کہ حبش کا کالا بلال اگر جائے تو رشک قمر بن جاتا ہے۔عبداللہ بن قحافہ آ جائے تو صدیق اکبر بن جاتا ہے عمر بن خطاب آئے فاروق اعظم بن جاتا ہے اگر عثمان آئے تو ذوالنورین بن جاتا ہے۔علی ابن ابی طالب آئے تو حیدر کرار بن جاتا ہے اگر ربیعہ آ جائیں تو جنت عطا فرما دیتے ہیں۔اگر نابینا آ جائے تو آنکھیں اور بیمار

آ جائے تو شفا مفلس آ جائے تو غنی محتاج آ جائے تو سخی کر دیتے ہیں۔ بلکہ امام اہلسنت محدث بریلوی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

منگتا تو ہے منگتا بھلا کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ مِلا ہو

آتا ہے فقیروں پہ اُنہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ ☆عاصمہٗ کا معنٰی محافظ ونگہبان۔یعنی رب کائنات خود سرکار علیہ السلام کا محافظ ونگہبان ہے۔اللہ کریم کا پاک قرآن اس پر شاہد ہے۔**وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ** ۔اوراللہ تعالیٰ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے اِس کے علاوہ بھی بہت سی آیات مبارکہ موجود ہیں جس میں سرکار علیہ السلام کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے فرمائی اِس کا شمار نا ممکن ہے۔

وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ ☆یعنی جبریل آمین آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خادم تھے۔یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جبریل امین بارگاہ خداوندی کا مقرب فرشتہ ہے اور تمام ملائکہ کے استاد مگر قربان جایئے سرکار علیہ السلام کی ذات اقدس پر کے جرائیل امین بھی آپ کے نہ صرف خدام میں سے بلکہ معراج کی رات جرائیل امین حضور علیہ السلام کے پاؤں مبارک کے تلووں سے اپنے ہونٹ مل رہا تھا۔بلکہ عشق ومحبت میں ڈوب کر بات کروں تو معراج کی رات جبریل سرکار علیہ السلام کے قدموں پر قربان ہو رہا تھا۔اور سُو سُو جس جگہ پر جبریل معراج میں بس کر گیا

تھا۔میرے آ قا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہاں سے معراج شروع ہو رہی تھی۔اِسی سے پتہ چلتا ہے کہ بارگاہ خداوندی کا مقرب فرشتہ جہاں نہ جا سکے وہاں مدینے کا تاجدار نہ صرف گیا بلکہ وہاں کی سیر اِس انداز سے کی جیسے پہلے سے اِس جگہ کے آپ واقف ہیں۔اِسی مقام پر شاہ بریلی فرماتے ہیں۔

اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اسی سے اُس کی طرف گئے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ نوریوں کا استاد جبریل آپ کے خدمتگاروں میں شمار ہوتا ہے۔

وَالْبُـرَّاقُ مَـرْكَبُـهُ ☆یعنی براق پر سواری کرنے والے۔معراج شریف کی رات سرکار علیہ السلام کو جب جبرائیل علیہ السلام لینے آئے تو جنت سے ایک براق بھی ہمراہ لیکر آئے براق برق سے بنا ہے برق سے مراد بجلی کی رفتار والا۔اِس دُنیا کی بجلی کی رفتار تو سائنس دانوں نے ایجاد کر لی مگر یہ برق جس کو براق کہا جاتا ہے اِس کا پاور ہاؤس تو خدا کی ذات پاک ہے۔خدا کی اِس تیز رفتار سواری براق کی رفتار کا ابھی تک کسی کو علم نہ ہو سکا نہ ہو سکے گا۔اِس تیز رفتار براق پر جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہونے لگے تو وہ براق بدکنے لگا۔سرکار علیہ السلام نے پوچھا کہ کیوں بدکتا ہے تو جواب میں عرض کرنے لگا کملی والے آقا میں چاہتا ہوں کہ کل قیامت کے دِن بھی مجھے یہ شرف نصیب ہو جائے تو سرکار علیہ السلام نے وعدہ فرمالیا۔

معارج النبوۃ،جلد نمبر۳،صفحہ نمبر ۷۵

وَالْـمِـعْـرَاجُ سَفَرُهٗ ☆اِس کا معنٰی ہے کہ معراج کا سفر کرنے والے۔جس کا ثبوت قرآن واحادیث میں مفصل طریقہ سے ملتا ہے اوراس سے پہلے کئی مقامات پر

معراج شریف کے حوالے سے تذکرہ ہو چکا ہے۔سلسلہ عالیہ وارثیہ کے عظیم بزرگ جناب ابرشاہ وارثی نے واقعہ معراج شریف کو اپنے انداز میں یوں بیان کیا۔

سی معراج اِک زار محبتاں دانئیں کسے دے سمجھ وچ آن والا
سدیا طالب نے گیا مطلوب اوتھے جبریل سی سدا لیا ون والا
لبھے کھند نے بناں دروازیاں تھیں گیا کیوں عرشاں تے جان والا
ابرؔ عقل نُوں اِتھے دخل کی اے جانے جان والا یا لیجان والا

وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ ☆یعنی سدرۃ المنتہٰی کے مقام سے گزرنے والے۔سدرۃ المنتہٰی وہ مقام ہے جہاں معراج کی رات جبریل امین نے کہا تھا کہ سرکار اگر میں اِس سے آگے گیا تو میرے نُوری پر جل جائیں گے۔یہ مقام معراج کی رات میرے آقا علیہ السلام کی گزرگاہ کا نام ہے۔آپ سدرہ سے آگے اِس مقام پر گئے جہاں کسی کی سوچ نہ تھی قرآن حکیم اِس پر شاہد ہے۔

وَ کَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ یعنی کمالاتِ قُربِ الٰہی حاصل کرنے والے۔اِس انداز سے کہ اِس سے پہلے کسی نبی کو یہ مقام اور سعادت حاصل نہیں ہے۔یہ طرہ امتیاز حاصل ہے تو ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو۔قرآن حکیم میں اِس مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰیo

ترجمہ☆ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اِس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔

قاب قوسین کے مقام کو قرب الٰہی حاصل کرنے کا مقام کہا جاتا ہے اور وہاں تک

رسائی صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کو حاصل تھی۔

مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ ☆یعنی ان کی طلب ہے اور طلب کمال قرب الٰہی اور یہی اُن کا مقصود زندگی تھا اور پھر مقصود زندگی حاصل ہو کے رہا۔گیارہ احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ کرام اور آئمہ سے یہ بات ثابت ہے کہ قبل از قیامت خداوند قدوس کا دیدار حاصل کرنے کا شرف اگر حاصل ہے تو وہ صرف اور صرف حضور علیہ السلام کی ذات پاک ہے جنہوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے خداوند کریم کا دیدار کیا۔

سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ﷺ ☆اِس کا معنی ہے کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے نہ صرف سردار بلکہ اُن کے نبی بھی ہیں۔اِسی لئے آپ کا لقب نبی الانبیاء ہے۔

خَاتَمِ النَّبِیّنَ ☆اِس کا معنی ہے انبیاء علیہم السلام کی نبوت پر مہر لگانے والے۔ آپ کی یہ صفت قرآن کریم کی ایک آیت کا ایک حصہ بھی ہے۔جس میں رب کائنات نے آپ کی شان وعظمت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تمام نبیوں کی نبوت پر مہر لگانے والے ہیں۔یعنی آپ کے آنے کے بعد اب سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اب کوئی نبی نہیں آئے گا آپ آخری نبی ہیں۔اب اگر عیسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لائینگے تو وہ آپ کے نائب بن کر احکام اسلام کی ترویج واشاعت کرینگے اور وہ بھی اپنی پہلی نبوت والی حیثیت سے یا اپنی شریعت لیکر نہیں بلکہ شریعت محمدیہ علی صاحبۃ والسلام کے پرچار کے لئے آئیں گے اور حضور علیہ السلام کے بنائے ہوئے بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھیں گے۔

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ ☆اِس کا معنٰی ہے گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور غریبوں کے انیس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ آپ **بِاِذْنِ اللّٰہِ** گناہگاروں کی روزِ محشر شفاعت فرمائیں گے اور غریبوں کے لئے انیس یعنی شفقت کرنے والے۔

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ☆اِس کا معنٰی ہے تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر آنے والے۔ یہ صفت حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے نص قطعی سے ثابت ہے قرآن حکیم میں رب کائنات نے ارشاد فرمایا۔ **وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ** ۝ اِس آیت کریمہ کے تحت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جمیع عالمین کے لئے رحمت ہونا بایں معنٰی ہے۔ آپ جملہ ممکنات کے اِن کی قابلیت کے مطابق فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اور مختار مذہب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام عالمین کے ہر فرد کے لئے رحمت ہیں خواہ وہ ملائکہ ہوں یا جن اِس عمومی رحمت میں مومن و کافر سب برابر ہیں وہ جن ہوں یا انسان ہر ایک کو اپنے مختلف مراتب کے لحاظ سے رحمت نصیب ہوگی۔ تمام صوفیاء کا یہی مذہب ہے کہ العلمین سے مراد تمام مخلوقات ہیں اور حضور علیہ السلام سب کے لئے رحمت ہیں۔ اگر یوں کہا جائے کہ جس نے حضور کی رحمت کا واسطہ خدا سے مانگا وہ خدا کے در سے خالی نہیں لوٹا۔

رَاحَتِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ☆اِس کا معنٰی عاشقوں کے دل کی راحت اور مشتاقوں کی مراد۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جو بھی عاشق

ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُس کے دل کی راحت اُس کا سکون اور چین ۔ اِس لئے کہ زندگی نام ہی سرکار کے عشق ومحبت کا ہے ۔ ایمان کی تکمیل اِس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے ۔ جب تک کوئی شخص سرکار علیہ السلام کو اپنے دل کی راحت تسلیم نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا ۔ اِسی طرح سرکار علیہ السلام اپنے مشتاقوں یعنی اپنے چاہنے والوں کی مراد ہیں ۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت محدث بریلوی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ﷺ ☆اِس کا معنیٰ ہے کہ آپ عارفین کے سورج ہیں ۔ یعنی جملہ عالم کے جملہ عارفین باللہ کے سرتاج انبیاء علیہم السلام ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُن کے شمس ہیں ۔ حضرت امام بوصیری علیہ الرحمۃ قصیدہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں ۔

فَاِنَّکَ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا. یُظْھِرْنَ اَنْوَارَ ھَا النَّاسِ فِی الظُّلَم

ترجمہ ☆اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بزرگی اور فضل کے سورج ہیں ۔ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام ستارے ہیں ۔ آپ کے انوار کے وہ ستارے اپنے اپنے دور میں تاریکیوں میں اپنے شمس کے انوار ظاہر کرتے رہے ۔

سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ☆اِس کا معنیٰ ہے کہ راہ حق میں چلنے والے سالکین کے لئے آپ چراغ ہیں اور مقربین کے لئے روشن شمع فروزاں سراج اور مصباح دونوں چراغ کیلئے استعمال ہوتے ہیں دونوں کا معنیٰ ایک

ہے ایک معنٰی میں راہ حق میں چلنے والے سالکین دوسرے معنٰی میں عبادت ذکروفکر کثرتِ نوافل اوراحکام خداوندی کو بجالا لانے والے مقربین کے لئے ہے ۔اور لفظ چراغ اور سراج پر اِس سے پہلے بحث دی جا چکی ہے ۔

مُحِبّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْن ☆اِس کا معنٰی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقرا غربا محتاجوں اور مساکین سے محبت و پیار کرنے والے ہیں ۔ آپ تمام ظاہری زندگی کسی بھی شخص پر بلا عذر شرعی کبھی ناراض نہ ہوئے بلکہ ہر ممکن اُس کی دلجوئی فرمائی اور ہوسکا تو اس کی خدمت کی اور دوسروں کو بھی خدمت اور ادائیگی حقوق پر زور دیا۔ نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں پر بھی آپ کی شفقت رہی ۔

سَیِّدِالثَّقَلَیْن ﷺ ☆اِس کا معنٰی ہے کہ آپ تمام جنوں انسانوں کے سردار اور امام ہیں ۔یعنی آپ نہ صرف جنوں انسانوں کے نبی ہیں بلکہ نبیوں کے بھی نبی ہیں بلکہ کائنات کے ذرے ذرے کے نبی ہیں ۔

نَبِیِ الْحَرَمَیْن ☆اِس کا معنٰی ہے کہ آپ دونوں حرم یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نبی ہیں بلکہ جملہ کائنات کے نبی ہیں۔جیسا کہ اِس سے پہلے صفحات میں تفصیل آ چکی ہے۔

اِمَامِ الْقِبْلَتَیْن ☆اِس کا معنٰی ہے دونوں قبلوں کے امام یعنی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دونوں قبلوں یعنی کعبۃ اللہ اور بیت المقدس کے امام ہیں ۔کعبہ کی امامت تو واضح ہے اور بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کو شب معراج میں امام بن کر نماز پڑھائی اِسی طرح بیت المقدس کی طرف ایک دن آپؐ منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے کہ دوران نماز خیال پیدا ہوا کہ کعبۃ اللہ میرا کعبہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ اِسی وقت حکم

خداوندی آیا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا آپ کی مرضی یہ ہے کہ قبلہ بدل دیا جائے تو اے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ ۔آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں ہم اِس کو آپ کا قبلہ بنا دیں گے۔

وَسِيْلَتِنَا فِيْ الدَّارَيْنِ ☆اِس کا معنٰی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دونوں جہانوں میں ہمارا وسیلہ ہیں۔ ہمارا عدم سے وجود میں آنے کا وسیلہ بھی سرکار علیہ السلام ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا ۔اِس حدیث پاک کو حدیث لولاک کہا جاتا ہے۔اِس سے یہ بات ثابت ہے کہ جب دنیا میں کچھ نہ تھا تو سرکار علیہ السلام کی ذات پاک موجود تھی۔تو اِس طرح عدم سے دُنیا میں آنے کا وسیلہ سرکار علیہ السلام ہی ہوئے۔اور آخرت میں بھی سرکار علیہ السلام کی ذات پاک ہی واحد ہو گی جو کہ ہمارے لئے خدا کی بارگاہ سے شفاعت طلب فرمائیں گے اور ہماری بخشش اور مغفرت کا وسیلہ بنیں گے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ سرکار علیہ السلام صرف اپنی اُمت ہی کے نہیں بلکہ سابقہ نبیوں کی اُمتوں کے بھی شفیع ہوں گے تو بیجا نہ ہو گا بلکہ سرکار علیہ السلام تو دیگر انبیاء کے لئے بھی وسیلہ ثابت ہوئے اور آپ ہی کے نام نامی اسم گرامی کی بدولت دیگر انبیاء کے درجات اور مقامات بلند ہوئے جیسا کہ علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اگر نام محمد رانیا وردِے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ﷺ ☆ جیسا کہ اِس کی تشریح سابق اوراق میں ہو چکی ہے کہ **قَابَ قَوْسَیْنَ** سے قربِ خداوندی مراد ہے۔ جیسا کہ **دَنیٰ فَتَدَلّٰی** سے منشا قربِ محبوب کا اظہار ہے۔ قَابَ کا معنی مقدار اور قوس کا معنی کمان ہے۔ عرب میں دستور تھا کہ جب دو سردار آپس میں معاہدہ کرتے تھے تو اپنی دو کمانوں کو ملا کر ایک تیر پھینکتے تھے۔ اِسی عمل کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب سرکار علیہ السلام ربِ قدیر کے پاس معراج کی شب تشریف لے گئے تو قاب قوسین کی طرح دونوں اِس قدر قریب ہوئے اور اس قدر قریب ہوئے کہ دونوں کے درمیان تیر اور کمان کے درمیان کے فاصلے جتنا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔

مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ﷺ ☆ اِس کا معنی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مشرق و مغرب کے مالک رب العلمین کے محبوب ہیں۔ اِس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ رب کائنات نے کلمے میں اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام رکھا۔ درود میں اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام رکھا اذان میں نماز میں اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب کا نام رکھا۔ الغرض جہاں جہاں رب کائنات کی تعریف و توصیف اور حمد و ثنا بیان ہوتی ہے۔ وہاں وہاں اِس کے حبیب کی بھی تعریف و توصیف بیان ہوتی ہے اگر یہ نام مبارک خدا کے نام سے الگ کر دیا جائے اور صرف خدا کے نام کی تسبیح و تقدیس پڑھی جائے تو رب کائنات اِس شخص کی اِس عبادت کو قبولیت کا درجہ نہیں دیگا اور نہ ہی وہ شخص سرکار علیہ السلام پر ایمان لانے اور اُن کی تعریف کیے بغیر ایمان والا کہلا سکتا ہے۔

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ☆اِس کا معنیٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن علی رضی اللہ عنہ کے جدِ اعلیٰ ہیں۔حضور علیہ السلام کی حدیث پاک ہے۔

حُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا الْحُسَیْنُ۔سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں ایک اور حدیث پاک میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔حسن وحسین جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔اِس کے علاوہ سرکار علیہ السلام کی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا کہ حسن وحسین میرے بیٹے ہیں کہیں فرمایا کہ میرے باغ کے پھول ہیں اِسی لئے آپ کو جد الحسن والحسین کہا جاتا ہے۔

مَوْلٰنَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ ☆حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے ثقلین (جن وانس) کے مالک ومولیٰ ہیں کیوں نہ کہیں کہ جب آپ حبیب خدا ہیں۔اِسی مقام کی نشاندہی کرتے ہوئے شاہ بریلی نے خوب فرمایا۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

اَبِیْ الْقَاسِمِ ﷺ ☆یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کنیت ہے اور یہ کنیت آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے تھی آپ کے یہ سب سے بڑے صاحبزادے ہیں جو کہ اعلان نبوت سے قبل ہی پیدا ہوئے تھے اور تقریباً دو

برس کی عمر شریف میں اِن کا وصال شریف ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِس کنیت کی وجہ سے ہی قاسم نہیں بلکہ آپ ہر نعمت الٰہی کے قاسم ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے ۔**اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ** ۔اللہ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں ۔یعنی خداوند کریم جب اپنے بندوں کو نوازنا چاہتا ہے اور اُن کو نعمت سے سرفراز کرنا چاہتا ہے تو اپنے محبوب کو عطا فرما دیتا ہے کہ اے محبوب کائنات کے خزانوں کا مالک میں ہوں اور تقسیم آپ فرما دیں ۔اِس مقام پر محدث بریلوی الشاہ احمد رضا خان رحمتہ اللہ فرماتے ہیں:

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ۔دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں۔

مُحَمَّدٍ ﷺ ☆ یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اِسم گرامی ہے لفظ محمد تحمید سے مشتق ہے اور تحمید حمد سے زیادہ بلیغ ہے محمد نام کے معنٰی ہیں بہت زیادہ تعریف کیا گیا اور یہ نام مبارک ہر مشکل کی کنجی اور ہر بیماری کی شفا ہے۔

طبیب عشق راکان کدامست

علاج جاں کند او راچہ نامست

اِبْنِ عَبْدُاللّٰهِ ☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادرزادولی اللہ تھے ۔اگرچہ خوارج زمانہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدین کے ایمان میں نہ صرف شک کرتے ہیں بلکہ علی الاعلان کافر بھی کہتے ہیں (نعوذ باللہ) جبکہ ہم اہل سنت والجماعت اِن کو صاحب ایمان تسلیم کرتے ہیں۔

دوستانِ محترم ☆ اگر سرکار علیہ السلام کے والدین کریمین ہی کافر ہیں تو اِس جہان میں مسلمان کون ہے۔ دوسرا یہ کہ حضرت عبداللہ یعنی سرکار کے والد گرامی کا نام ہی بتلا رہا ہے کہ وہ صاحبِ ایمان تھے اُن کا نام نامی اسم گرامی عبداللہ یعنی اللہ کا بندہ اسی طرح والدہ کا نام حضرت آمنہ خاتون۔ آمنہ کا معنیٰ ہے ایمان والی۔ امن والی اندازہ لگایئے کہ جن کے اسمائے مبارکہ ہی اپنی حقانیت اور پہچان بن رہے ہوں اُن کو کافر کہنے والا خود ہی کافر نہیں تو پھر کیا ہے۔

نُـوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ☆ اِس کا معنیٰ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَدْجَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌوَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ.

ترجمہ ☆ بے شک اللہ کی طرف سے آ گیا تمہارے پاس نور اور ایک روشن کتاب۔ تمام مفسرین ومحدثین کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ نور سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات پاک ہے اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ بلکہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''میلاد النبی'' میں اِسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ نور سے مراد حضور ﷺ کی ذات پاک ہے جبکہ دیوبندیوں کے دوسرے بڑے عالم اور اشرف علی تھانوی کے پیرو مرشد مولوی رشید گنگوہی نے اپنی کتاب امداد السلوک کے صفحہ نمبر 201 پر اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ نور سے مراد حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات ہے۔ اِسی طرح بے شمار دلائل سے ہمارے اکابرین ثابت کر چکے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نُوْرٌمِّنْ نُوْرِاللّٰهِ ہیں۔ یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo

اِس کا معنٰی ہے کہ اے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کے عاشقو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلام عرض کرو۔

دوستو۔ کثرتِ درود وسلام ہر مشکل کا حل ہر دکھی کے دکھ کا مداوا اور ہر بیماری سے شفا اور ہر مرض اور ہر قرض سے نجات اور دین و دنیا میں ترقی درجات کے سبب سے اللہ کریم ہمیں آقا علیہ السلام کی ذات پاک پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں مدینے کے تاجدار نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سچا اور پکا عاشق بنائے اور کل قبر میں اور روز حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کاملہ نصیب فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

آج مورخہ 17-8-2003 بروز اتوار بوقت رات ایک بجے یہ کتاب مکمل ہوئی۔ الحمدللہ۔ اللہ کریم اور اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کو اپنی بارگاہ میں میرے مرشد کامل حضرت صاحبزادہ حاجی منیر احمد صابری مدظلۂ العالی کے وسیلہ جلیلہ سے قبول ومنظور فرمائے۔ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

17-8-2003

والسلام خویدم اہل تصوف
صاحبزادہ مقصود احمد صابری
بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ فیض القرآن (رجسٹرڈ)
آستانہ عالیہ گلستان غریب نواز موہڑہ چھپر چکری روڈ
راولپنڈی پاکستان
w.w.w.geocities.com/maqsoodsabri
E-mail: maqsoodsabri@yahoo.com